اوم

بھگتی پرکاش کی سمالوچنا

یعنی

سوامی ستیانند جی کے گپت پرچار کی پول

لیکھک: شری پت پنڈت بدھ دیو جی میرپوری

قیمت تین آنے

پہلی بھینٹ

آریہ ویر پستکالیہ لاہور کی طرف سے آریہ ویر گرنتھ مالا کے سلسلہ میں بھگتی پرکاش کی سمالوچنا کے روپ میں پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اپدیشک آریہ پرادیشک سبھا لاہور کی لکھی ہوئی یہ پستک آریہ جنتا کی بھینٹ کی جا رہی ہے۔ اس پستک کی کتنی ضرورت تھی۔ اور پنڈت بدھ دیو جی نے اسے کس قابلیت سے لکھا ہے اور کس طرح شری سوامی ستیانند جی کی گپت پستک بھگتی پرکاش اور پریم پنتھ کا اندرونی فوٹو اس میں کھینچا گیا ہے۔ اس کا اندازہ پاٹھک پستک پڑھنے سے بخوبی لگا سکیں گے۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ یہ بھینٹ آریہ سدھانتوں کی رکھشا کے جس پوتر ادیش کو لے کر آریہ جنتا کے پیش کی جا رہی ہے۔ وہ ضرور پورا ہوگا۔ آریہ سماج نے آج تک کبھی بڑی سے بڑی ہستی کا آریہ سدھانتوں کے مقابلہ میں لحاظ نہیں کیا۔ اور اگر اب تک سوامی ستیانند جی کے گرنتھ بھگتی پرکاش پر رام نام جاپ اور پریم پنتھ کا پاکھنڈ پرچار رہا ہے۔ یا چپ رہا ہے تو اس کا کارن یہ ہے۔ کہ وہ یہ سب کام گپت روپ میں کر رہے ہیں۔ اس پستک کے پرکاشت ہونے کے بعد یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ انکا گپت پرچار جاری رہ سکے۔ اور اس لحاظ سے یہ پستک آریہ سماج کے لئے بڑی اپیوگی سدھ ہوگی۔

نوٹ- نیز پاٹھک یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ آریہ ویر پستکالیہ کی طرف سے آریہ سدھانتوں کے بل میں بھن بھن مت متانتروں کی سمالوچنا اور انکے اعتراضات کے جواب میں پستکیں و ٹریکٹ انکے پرکاشت کرنیکا باقاعدہ انتظام ہو گیا ہے۔ ہر ماہ میں ایک پستک دو ٹریکٹ شائع ہونگے آریہ سماج کے پرستو والوں نے اس کام میں سہیوگ دینا سویکار کر لیا ہے۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا بھی اس پستکالیہ کی سرپرستی کر کے اسے مضبوط بنانے کا یتن کرینگی۔

(مہر چند شرما)

آریہ ویر گرنتھ مالا — پہلا پُشپ

بھگتی پرکاش کی سماوچنا

جس میں

سوامی ستیانندجی کی گپت پُستک "بھگتی پرکاش" کی پول کھولی گئی ہے۔ اور آریہ جنتا کو اس کا حقیقی فوٹو دکھا کر اس کپول کلپت گورو ڈم اور پاکھنڈ جال سے بچانے کے لئے ساودھان کیا گیا ہے ؛

لیکھک

شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری آریہ اپدیشک آریہ پرادیشک سبھا لاہور

پرکاشک

آریہ ویر پستکالیہ لاہور

ہندوستان سٹیم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام پنڈت ہرچند شرما پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا ؛

بار اول — قیمت فی جلد تین آنے

آشیرواد
شری سوامی اچھوتانند جی کا پتر

آریہ سماج کے پرانے اور رشی دیانند کے وقت کے ان کے اپدیشوں کو سننے والے ویدوں شاستروں کے ودوان برِدھ سنیاسی شری سوامی اچھوتانند جی مہاراج نے بھگتی پرکاش کی سمالوچنا پستک کے پرکاشت ہونے کا سماچار سن کر ہمارے پاس یہ لکھت آشیرواد پرکاشت کرنے کے لئے بھیجا ہے :-

شریمان پنڈت بدھ دیو جی نمستے

مجھے یہ جان کر بڑا ہرش ہوا ہے - کہ آپ سوامی ستیانند جی کی بھگتی پرکاش پستک کی جس میں رشی دیانند اور آریہ سماج سے وشواس گھات کر کے رام نام جاپ آدی پاکھنڈ کا پرچار کیا گیا ہے - اور جس کے دوارا وہ پریم پنتھ نامی نئے پنتھ کا پرچار کر کے آریہ سماج کی آڑ میں چیلے اور چیلیاں بنا رہے ہیں سمالوچنا میں پستک پرکاشت کر رہے ہیں - اس گورو ڈم اور پاکھنڈ سے آریہ جنتا کو سچیت کرنے کے لئے ایسی پستک کی اتینت آوشیکتا تھی - میں آپ کو اس کاریہ کے لئے دھنیواد دیتا ہوں - اور وشواس دلاتا ہوں - کہ نہ صرف میں بلکہ تمام آریہ سنیاسی اور آریہ سدھانت پریمی اپدیشک ودوان اس وشے میں آپ سے سہمت ہیں - اور دل سے چاہتے ہیں کہ یہ گورو ڈم اور پاکھنڈ شیگھر بند ہو - یہاں یہ بھی لکھ دوں - کہ میرا سوامی ستیانند جی سے کوئی دویش یا ورودھ نہیں - صرف آریہ سماج کے سدھانتوں کی رکشا کے لئے ہی ان کے بھگتی پرکاش اور پریم پنتھ کی پول کھولنا ضروری سمجھتا ہوں اور یہ کام اپنے لیکچروں دوارا ویاکھیانوں میں بھی میں نے جاری کر رکھا ہے ؎

(سوامی اچھوتانند سرسوتی - لاہور)

بھومکا

مہرشی دیانند جی مہاراج نے لکھا ہے۔ کہ جب سے بھارت ورش سے ویدک دھرم کا لوپ ہوا۔ اور اودیا و گورو ڈم پھیلا ہے۔ تبھی سے اس کا چکرورتی راجیہ۔ دھن۔ یوبن۔ کلا کوشل۔ بل، ویرتا آدی سب کچھ نشٹ بھرشٹ ہو گیا ہے۔ جن لوگوں نے گورو ڈم پھیلایا۔ انہوں نے اپنے سوارتھ کے لئے اپنے آپ کو گورو۔ پیر۔ اولیا، پیغمبر۔ ایشور کا اوتار ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ کیونکہ اس سے ان کی پرتشٹھا اور مہنتائی قائم ہوتی تھی۔ بال، وواہ۔ بدھ وواہ۔ ودیش میں نہ جانا۔ استری شودروں کو نہ پڑھانا آدی سب اودیا و گورو ڈم کے بھینکر پھل ہیں ؛

مہرشی دیانند اس اندھکار کو مٹانے کے لئے اپنی زندگی بھر یہی کاریہ کرتے رہے۔ بھارت ورش میں صرف ہندوؤں میں جو سینکڑوں مت متانتر نظر آتے ہیں۔ یہ سب گورو ڈم کی ہی کرپا ہے۔ ان متوں کے سنچالکوں کے جیون چرتروں کو پڑھنے سے اس بات کا پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی میں ہی چیلے بنانا، مٹھ بنانا۔ راجاؤں سے بھینٹ پوجا لینے آدی پاکھنڈوں کی پیٹ بھر کوشش کرتے رہے ہیں۔ مہرشی دیانند ہی ایسے نشکلنک یوگی اور پربھو بھگت ہوئے۔ جنہوں نے نہ چیلے بنائے۔ نہ کوئی مٹھ بنایا۔ اور نہ اپنے آپ کو گورو یا ایشور کا اوتار ظاہر کیا۔ بلکہ مرتے وقت بھی یہ شکشا دے گئے کہ مرنے کے بعد میری ہڈیوں کو کسی کھیت میں پھینک دیا جائے۔ تاکہ کھاد کے روپ میں فائدہ پہنچے۔ انہیں ڈر تھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ میری ہڈیوں پر کوئی مٹھ۔ مڑھی، مندر بنا کر پوجا آرمبھ کردی جائے۔ دھنیہ ہے رشی دیانند آپ

کے پروپکاری جیون کو۔ آپ نے مرتے دم تک پورن برہمچاری رہ کر اس ہنیاری
اودیا اور گورو ڈم کو مٹانے کے لئے اپنا تن من اور سروسو پروپکار کے لئے ارپن
کر دیا۔ کونسا ایسا کشٹ تھا جو آپ کو نہ اٹھانا پڑا۔ کہیں کوئی اینٹ پتھر
مار رہا ہے۔ کہیں کوئی گالیاں نکال رہا ہے۔ کہیں زہر مل رہے ہے۔ اور
تلواروں سے حملے ہو رہے ہیں۔ لیکن آپ چٹان کی طرح ڈٹے رہتے۔ اور
ایک انچ بھی اپنے اُدیش سے پیچھے نہ ہٹے۔ اور پوری نربھیتا سے پوتر
ویدک دھرم کے سنہری اصولوں کے پرچار کے ساتھ ساتھ اودیا اور
گورو ڈم کا پورے بل سے کھنڈن کرتے رہے۔ اور انہی کاریوں کی پورتی کے
لئے آپ نے آریہ سماج بھی ستھاپت کیا تھا۔

آریہ سماج نے بھی اپنی زندگی کے پچھلی نصف صدی کے عرصہ میں جو
کام اس ضمن میں کیا۔ وہ پرشنسنیہ ہے۔ اور ایک بار تو اس کی کرپا سے اودیا
اور موڑھتا پر مبنی مت متانتروں اور گورو ڈم کے پرخچے ہی اڑ گئے۔ لیکن
کتنے دکھ کی بات ہے۔ کہ آج اسی آریہ سماج میں جس کا پرورتک مہرشی دیانند
ساری عمر گورو ڈم کے خلاف جہاد کرتا رہا۔ جس نے اپنی ہڈیوں کو اس بھے
سے کہ کہیں ان پر مڑھی یا گدی بنا کر پوجا شروع نہ کر دی جائے۔ کھیت
میں پھینکنے کا اُپدیش دیا۔ جنہوں نے اپنے ماتا پتا اور سمبندھیوں تک کا نام
اس لئے نہ بتایا۔ کہ اس سے گورو ڈم کو تقویت نہ ملے۔ آج اسی گورو ڈم ورودھی
مہرشی کے آریہ سماج میں ایسے اصحاب پیدا ہو گئے ہیں۔ جو آریہ سماج کو بھی
اودیا اور گورو ڈم کے اُلٹے راستہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ جس کا مہرشی دیانند
نے اپنے جیون سے اور اپنی پستکوں میں بڑے زور سے کھنڈن
کیا۔

ایسے گورو ڈم کے پاکھنڈ کے پوشک اور پرچارک اصحاب میں سے
شری سوامی ستیانند جی مہاراج کا نام کچھ عرصہ سے آریہ سماج میں پرسدھ ہو

رہا ہے۔ پر تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سوامی جی اندر اندر ہی کتنے عرصہ سے
اپنے گورو ڈم اور پاکھنڈ کو پھیلا رہے ہیں۔ لیکن دو سال سے تو آپ نے
باقاعدہ رادھا سوامی آدی سنتوں کی طرح اور انہی کے ڈھنگ پر اپنی خاص
کتاب "شکتی پرکاش" جسے ستیانندی پوران کہنا ہی شوبھا دے سکتا
ہے۔ چھپوا کر پہلے چیلیوں کے مونڈنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔
اور آپ اپنا کام کر بھی گپت روپ سے رہے ہیں۔ سوائے ان بھگتوں
کے جو ان سے رام نام کی دکھشا لیں۔ اور ان کے پاس پرتگیا کریں۔ کہ
وہ یہ کتاب کسی دوسرے کو نہ دکھائیں گے۔ یہ کتاب اور کسی کو نہیں مل
سکتی۔ اس لئے دو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود عام آریہ جنتا کو اس
پاکھنڈ جال کا زیادہ پتہ نہیں لگ سکا۔ اور اندر ہی اندر سوامی جی کا پاکھنڈ
پھیلتا رہا۔

لیکن تا بہ کے۔ آخر پاکھنڈ کا بھانڈا پھوٹنا ہی تھا۔ آریہ سماج میں بھلا
ایسی بات کب تک چل سکتی ہے۔ مجھے جب اس بات کا پتہ لگا۔ تو میں
سوامی جی کے اس پوران یا شکتی پرکاش کو حاصل کرنے کے لئے یتن کرنے
لگا۔ اور اس میں میں جلد ہی کامیاب بھی ہو گیا۔ سوامی جی کے ایک شکشت
بھگت سے ہی یہ مجھے شکتی پرکاش مل گیا۔ ایک دفعہ نہیں۔ کئی دفعہ اس
پستک کو میں نے پڑھا۔ اور جس پرنام پر پہنچا۔ وہ اس پستک میں پاٹھکوں
کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

میرے دل میں سوامی ستیانند جی کیلئے سنمان کے بھاو رہے ہیں۔
اور میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ اب بھی اس پاکھنڈ کو چھوڑ کر رشی دیانند کے سچے
ششیہ بنکر آریہ سدھانتوں کا پرچار کریں۔ لیکن ان کی یہ پستک پڑھ کر میں
سمجھتا ہوں۔ کہ سوامی جی آریہ سماج اور رشی دیانند کے مشن کے لئے پورانکوں۔
رادھا سوامیوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے زیادہ خطرناک سدھ ہو رہے

ہیں کتنے سالوں سے وہ آریہ سماج میں کام کر رہے ہیں۔ آریہ سماجی ان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ موٹروں پر گھماتے ہیں۔ رہنے کے لئے کوٹھیاں مہیا کرتے ہیں۔ اچھے سے اچھے کھلاتے ہیں۔ ان پر آریہ سماجیوں کی کتنی شردھا ہے۔ اس کا پتہ سوامی جی کی کتھاؤں سے ہزاروں کی حاضری سے لگ سکتا ہے۔ لیکن کسی کو کیا معلوم۔ کہ اس شردھا سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کی آڑ میں سوامی جی کیا انرتھ کر رہے ہیں۔ اور باہر تو آریہ سماج دیانند وید ول شاستروں کے گن گان کر رہے ہیں۔ اور اندر سے گپت روپ میں آریہ سماج اور دیانند کے مشن سے غداری کر کے بھگتی پرچار کے پاکھنڈ کے نام پر کس قسم کے گورودم کے جال پھیلا رہے ہیں :۔

اسنو بھگتی پرکاش پڑھکر میں نے یہ ضروری فرض سمجھا۔ کہ ایک سدھانت پریمی اور مہرشی کے شش کی حیثیت سے اس پستک اور سوامی ستیانند کے نئے پریم پنتھ (جس کا ودھان بھی اسی پستک میں ہے۔ اور جس کا پرچار وہ چیلے چیلیاں بنا کر کر رہے ہیں) کا فوٹو اور حالات آریہ جنتا کے سامنے رکھ دوں۔ تاکہ آریہ جنتا اصلیت سے آگاہ ہو کر دھوکے سے بچ سکے۔

مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ میرا یہ پرینن ضرور سپھل ہوگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ پاکھنڈ پرچار آریہ جنتا کی لاعلمی میں ہو رہا ہے۔ جس وقت آریہ جنتا کو اصلیت کا پتہ لگ گیا۔ ایک دن بھی سوامی ستیانند جی کا آڈمبر چلنا مشکل ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں۔ آریہ سماج میں اب بھی آریہ سدھانتوں کے ایسے شردھالو ہیں۔ جو ایک منٹ کے لئے ایسی باتوں کو گوارا نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس وشے میں آریہ جنتا کا کرتویہ کیا ہے۔ اس کے متعلق تو مجھے وششیش کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ اس پستک کو ایک بار آریہ بھائی آپ پڑھ لیں۔ اور دوسرے آریہ بھائیوں کو پڑھا دیں۔ بس پھر جس ادیش کے لئے یہ پستک لکھی جا رہی ہے۔ خود بخود پورا

ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ میں دھوم کا ہیں اور کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ اب دھگتی پرکاش اور سوامی ستیانند جی کے سنئے پریم پنتھ کا فوٹو پاٹھک پستک میں ملاحظہ فرمائیں ؞

آریہ جنتا و آریہ سماج کا سیوک :-

بدھ دیو آریہ اپدیشک میرپوری ؞

ایشور پرارتھنا

ओं विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव।
यद्भद्रं तन्न आसुव॥

یجروید ادھیائے ۳۰۔ منتر ۳

ارتھ :- ہے سکل جگت کے اُتپتی کرتا سمگر ایشوریہ یکت دیوشُدھ سروُپ سرو سُکھوں کے داتا پرمیشور آپ کرپا کر کے ہمارے سمپُورن دُرگنوں دُروِسنوں اور دُکھوں کو دُور کر دیجئے۔ جو کلیان کارک گُن کرم سوبھاؤ اور پدارتھ ہیں۔ وہ سب ہم کو پراپت کرائیے ؂

بھگتی پرکاش کا پتہ

پیارے پاٹھک گن! جس سوامی ستیانند جی کی گپت پستک بھگتی پرکاش کے متعلق یہ کتاب لکھنے لگا ہوں۔ اس کے متعلق کچھ پہلے لکھ دینا ضروری ہوگا۔ بھگتی پرکاش ۴۹۸ صفحوں کی ہندی بھاشا میں چھپی ہوئی نہایت ہی خوبصورت سُنہری جلد کی کتاب ہے۔ جس کے لیکھک خود سوامی ستیانند جی ہیں سمت ۱۹۸۵ میں بھگت جنوں میں بانٹنے کے لئے یہ کتاب ودیا پرکاش پریس لاہور میں سوامی جی مہاراج نے ہی چھپوائی۔ کتاب بلا قیمت نہیں مل سکتی۔ اور نہ بلا قیمت ویسے کسی کو مل سکتی ہے۔ جو باقاعدہ سوامی ستیانند جی مہاراج کا شش بن کر ان سے

رام نام کی دیکھشا یا گور منتر لے۔ جس کو بھی صرف یہ درلبھ پستک پراپت ہوتی ہے۔ اس میں یوں تو کئی ادھیائے و پرکرن ہیں۔ لیکن عام طور پر اسے دو ہی حصّوں میں بانٹ سکتے ہیں۔ نظم کا حصّہ اور نثر کا حصّہ۔ نظم کے حصّہ میں بھگتی پرکاش، وبگت پرکاش۔ پریم اشٹو۔ پریم آرتی۔ مدھر ملاپ وغیرہ نظمیں ہیں۔ اور نثر میں سوامی جی کی اپنی من گھڑت کہانیاں ہیں۔ جن میں پورانکوں کی طرح گائتری اور رام سمرن اور جاپ وغیرہ کے مہاتم بتلائے گئے ہیں۔ ان دونو حصّوں کی تھوڑی تھوڑی سماوچنا یا پڑتال اس پستک میں کی جائے گی ؎

سوامی ستیانند جی کا نیا مت

بھگتی پرکاش میں سوامی ستیانند جی نے ایک نئے پنتھ کی بنیاد رکھی ہے۔ جس کا نام کرن سنسکار آپ نے پرم پنتھ یا پنتھ گیا ہے۔ اس مت میں سمات ہو کر جو پرش بھگتی پرکاش کے مطابق بھگتی کرے گا۔ اُس کا نام نارائن اور جو استری بھگتی کرے گی اُس کا نام نارائنی ہوگا۔ یہ بھی سوامی جی کی ویدیشا سنتر رُدھ اپنا نیا مت چلانے کے لئے نئی کلپنا ہے۔ جیسے رادھا سوامی۔ کبیر پنتھی۔ دادو پنتھی۔ نوین ویدانتی وغیرہ پنتھوں کی نئی ٹیکیں اور اصول ہیں۔ اسی طرح کی کوتاؤں و اصولوں کی رچنا اس کتاب میں کی گئی ہے۔ اگر اس پستک کی روک تھام نہ کی گئی۔ اور سوامی جی اسی طرح رام نام کی دیکھشا دے کر اپنے چیلے بنلاتے رہے تو سنبھو ہے۔ کہ جلدی ہی ایک نیا پنتھ کھڑا ہو جائے ؎

دیکھشا دینے کا طریقہ

جن لوگوں نے باقاعدہ طور پر سوامی جی سے دیکھشا لے کر یہ کتاب پراپت کی ہے۔ اُن کی زبانی جو دیکھشا کے ڈھنگ کا پتہ لگا ہے۔ وُہ بھی وچتر ہی ہے۔ سوامی جی کے ایک بھگت سے میں نے پُوچھا۔ کہ سوامی جی دیکھشا کیسے دیتے ہیں۔ اور کیا سکھاتے ہیں؟ اُس نے مجھے بتایا۔ کہ میں سوامی جی کے پاس گیا۔ اور جا کر کہا کہ "مہاراج! میں نے آریہ سماج کی ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ سنسکار ودھی آدی بہت سی پُستکیں پڑھیں۔ اور بھی آریہ سماج کے بنائے ہُوئے کئی کرم کانڈ کیئے۔ لیکن میرے من کو شانتی نہیں آئی۔ آپ دیا کے ساگر ہیں۔ دیا کر کے کوئی ایسا نسخہ بتلاؤ۔ جس سے میرے اشانت چت کو شانتی ملے۔ سماج سے اب مجھے گھرنا ہو گئی ہے"۔

سوامی جی مہاراج نے ہنس کر فرمایا۔ کہ "پیارے تمہارا چت بڑا نرمل ہے تم کو بڑا جلدی نروان پد ملے گا۔" میں نے کہا۔ "پھر مجھے اپنا شِشیہ بنا کر دیکھشا دیجیئے۔" سوامی جی نے فرمایا۔ "اچھا جاؤ۔ پندرہ منٹ کے لیئے کوٹھڑی سے باہر بیٹھ جاؤ۔" میں نے ویسا ہی کیا۔ پندرہ منٹ کے بعد آپ نے بلایا۔ اور کہا۔ "پیارے! اب اندر آ جاؤ۔ تمہاری پریکشا ہو گئی"

جب اندر گیا۔ تو آنکھیں بند کر کے بیٹھ جانے کا ارشاد ہوا۔ میں نے ویسے ہی کیا۔ جب میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ تو آپ نے بڑی مدھر دھونی سے رام رام رام رام بولنا شروع کیا۔ اور بار بار میرے پاس آ کر دیکھتے تھے کہ کہیں میں آنکھ تو نہیں کھولتا۔ یا ہنستا تو نہیں! دس منٹ کے بعد مجھ کو آگیا ہوئی۔ کہ اچھا پیارے! آنکھیں کھولو۔ تمہارا ہردیہ نرمل ہو گیا۔ اور مجھے کہنے لگے۔ کہ دیکھو۔ یہ رام نام شبد جو میں نے پڑھا ہے۔ ایشور کا شبد

ہے ۔ مجھ کو در باوے سے ملا ہے ۔ کسی پُستک سے نہیں ملا ۔ یہی ایشور کا
سچا نام ہے ۔ اسی کے جپ سے تمہاری مکتی ہو جائے گی ۔ یہ مالا لو ۔ اور
اس کا جاپ کیا کرو ۔ لیکن یاد رکھو ۔ یہ بات کسی کو بتانی نہیں ہوگی ۔ انتینت
گپت رکھنی ہوگی ۔ اور یہ جو بھگتی پرکاش تمہیں دیتا ہوں ۔ وہ نہ کسی کو دکھلانا
نہ اس کا ذکر کرنا ۔ اور نہ کسی کو اس کے وشے میں کچھ بتلانا ۔ اور جب میرے پاس
آیا کرو ۔ تو داہنے ہاتھ سے میرا بایاں اور بائیں سے داہنا پاؤں چھوا کرو ۔ اور جو
کچھ بھی نے تمہیں بتایا ہے ۔ اس پر درڑھ وشواس رکھو ۔ یہی تمہارے کلیان
کا راستہ ہے ۔ سوامی جی نے اس اپدیش کے ساتھ یہ بھی فرمایا ۔ کہ جب
میں اگلے سال آؤں گا ۔ تب تک دس پندرہ چیلے اور ضرور دکھشا کے لئے
تیار رکھنا ۔

گپت پرچار

سمت ۱۹۸۵ بکرمی سے لے کر آج تک تقریباً دو سال سے گپت روپ
سے اس بھگتی پرکاش پستک اور پریم پنتھ کا پرچار سوامی ستیانند جی مہاراج
کر رہے ہیں ۔ دھیرے دھیرے ان دو سالوں میں آپ نے اپنے ششوں
کی کافی منڈلی بڑھا لی ہے ۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے ۔ کہ سنیاسی ہوتے ہوئے
بھی کبھی بھی سوامی جی نے اپنے ویاکھیان و کتھا وغیرہ میں اس کتاب کا
پرچار تو کیا ۔ نام تک نہیں لیا ۔ اس کے دو ہی ارتھ ہو سکتے ہیں ۔ یا تو اس
کتاب میں ایسی سچائی نہیں ۔ اور وہ اس قابل نہیں ۔ کہ سوامی جی اسے
کھلم کھلا پبلک میں لا سکیں ۔ یا وہ اس کے ذریعے رادھا سوامیوں کی
طرح اپنے نوین پنتھ کا گپت روپ میں ہی پرچار کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اس ڈر
سے کہ کہیں یہ کتاب اندھے بھگتوں کو چھوڑ کر سمالوچکوں کے ہاتھوں میں

نہ چلی جائے۔ وہ اسے پبلک میں نہیں لاتے۔ ورنہ اگر سوامی جی مہاراج
اس پستک کو جنتا کے لئے اُپیوگی سمجھتے۔ اور اس میں بتلائے ہوئے اصولوں
کو سچّا سمجھتے۔ تو کیوں نہ اس کا کھلم کھلا پرچار کرتے۔ تاکہ عام جنتا کو فائدہ
پہنچتا۔ اور اگر وہ سادھو ہو کر بھی اس کو نربھیتا سے جنتا میں لانیکا ساہس
نہیں کرتے۔ تو اس کے سیدھے معنی ہیں۔ کہ انہوں نے خود جان کر ایک
نیا مت چلانے کے لیے رادھا سوامیوں کی طرح اس کتاب کو گپت رکھا
ہے۔ اور ان کی طرح ہی اندر اندر اپنے پریم پنتھ کا پرچار کر رہے ہیں ؞

تین باتوں کا بائیکاٹ

اس پستک میں تین باتوں کا قطعی بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ پہلی بات
سنسکرت ساہتیہ ہے۔ اس پستک کے شروع سے لیکر آخیر تک کہیں
وید شاستر اُپنشد۔ درشن۔ براہمن گرنتھ وغیرہ کسی بھی پستک کا کوئی چن
نہیں لکھا گیا۔ دھرمتی دیانند کی جتنی بھی پستکیں ہیں۔ ان تمام پستکوں
میں دھرمتی آرمبھ کرنے سے پہلے ایک دو وید منتر پرماتما کی استتی و پرارتھنا
کے لئے ضرور لکھتے ہیں۔ لیکن سوامی ستیانند جی نے کہیں بھی اپنی پستک
میں وید منتر یا کسی اور سنسکرت کی پستک کا کوئی شلوک یا واکیہ تک نہیں
لکھا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ ایک نیا مت چلانا چاہتے ہیں۔
اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی شش منڈلی میں اُن کی اس پستک کے برابر
کسی سنسکرت کی پستک کا آدر نہ ہو۔ یہ پہلا بائیکاٹ ہے ؞

دوسرا بائیکاٹ آریہ سماج کا ہے۔ میں نے دھیان پوروک شروع
سے لے کر آخیر تک اس پستک کو کئی بار پڑھا۔ لیکن کہیں بھی آریہ سماج۔ اس
کے نام۔ کام یا پستک کا ذکر تک نہیں دیکھا۔ اس کے دو کارن ہو سکتے ہیں

پہلا تو یہ۔ کہ سوامی جی کو آریہ سماج سے اتنی نفرت ہو گئی ہے۔ کہ وُہ اس کا اور اس کی کسی پُستک کا نام تک بھی لکھنا پسند نہیں کرتے۔ وُہ آریہ سماج کو ایک بھگتی وہین شُشک دھرم اور اس کی پُستکوں کو بھی واد وواد سے بھری ہوئی شُشک کتابیں سمجھتے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ بھگتی پرکاش میں اُنہوں نے آریہ سماج یا اس کی ستیارتھ پرکاش وغیرہ کسی کتاب کا ذکر نہیں کیا۔ خصوصاً پُستکوں کے متعلق یہ بات بھی ہو سکتی ہے۔ کہ اُن کو اس بات کا ڈر تھا۔ کہ اگر آریہ سماج کی پُستکوں کا اس میں ذکر کیا۔ اور وشیشٹ شِشیوں نے انکو پڑھا۔ تو وُہ گورو ڈم کے جال میں نہ پھنسیں گے۔ دُوسرا کارن اس کتاب کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ آریہ سماجیوں۔ رادھا سوامیوں سناتن دھرمیوں وغیرہ تمام ہندوؤں کو اپنا شِشیہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آریہ سماج یا اس کی پُستکوں کا ذکر اس کتاب میں ہوتا۔ تو آریہ سماجیوں کے علاوہ دیگر سناتن دھرمی وغیرہ ہندو اس سے بِدک جاتے۔ اور دُور بھاگتے۔ اس وجہ سے بھی اُنہوں نے آریہ سماج یا اس کی پُستکوں کا ذکر اس کتاب میں نہیں کیا۔

یہ دُوسرا بائیکاٹ ہے ٭

تیسرا بائیکاٹ رشی دیانند کا ہے۔ اس پُستک میں جہاں بھگت پرکاش پرکرن لکھا ہے۔ وہاں دادو ریداس میرا بائی دھنا جاٹ سدنا قصائی چیتن رامداس آدی بھگتوں کے نام و اُن کے جیون چرتر بڑی شردھا سے لکھے ہیں۔ لیکن رشی دیانند کو اس بھگتوں کی فہرست میں لکھنا اُچت نہ سمجھا۔ اس کے بھی دو کارن ہو سکتے ہیں۔ پہلا تو یہ۔ کہ وُہ رشی دیانند کو بھگتوں کے زمرے میں سمجھتے ہی نہیں۔ اور ان کے اندر جو بھگتوں میں گن ہونے چاہئیں۔ ان کا ابھاو سمجھتے ہیں۔ دوسرا کارن جو سب سے زبردست معلوم ہوتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ دیانند کے نام سے تمام مت وادی گھبرا اُٹھتے اور دُور بھاگنے لگتے ہیں۔ اگر اس پُستک میں رشی دیانند کا نام لکھ دیتے۔ تو ان ط

چیلوں کو پھنسانے میں بڑی مشکل پڑتی۔ کئی آدمی یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ سوامی جی نے بھگتی پرکاش میں اس لیئے رشی دیانند کا نام نہیں لکھا۔ کہ ان کے وشئے میں الگ دیانند پرکاش لکھے جا چکے ہیں۔ یہ بھی دلیل بودی سی معلوم پڑتی ہے۔ اگر رشی دیانند کا الگ جیون چرتر لکھا ہوا ہے۔ تو کیا کبیر۔ دادو۔ ریداس۔ میراں وغیرہ کے الگ جیون چرتر نہیں بنے ہیں؟ پھر اُن کے نام کیوں لکھے؟ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ جیسے کبیر۔ دادو۔ میراں وغیرہ کے جیون چرتروں کو پڑھ کر سوبھاو سے ہی آدمی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ انکی پستکیں پڑھنی چاہئیں۔ ان کے اصول دیکھنے چاہئیں۔ اسی طرح اگر دیانند کا نام بھی ان بھگتوں کی فہرست میں دیدیتے۔ تو ڈر تھا۔ کہ دیانند کا نام دیکھ کر سوامی جی کے بھگتوں میں یہ خیال پیدا ہوتا۔ کہ ان کا جیون چرتر اور پستکیں دیکھنی چاہئیں۔ اور جو اُن کا جیون چرتر اور کتابیں پڑھ لیتا۔ وہ اس جال میں کبھی رہ نہیں سکتا تھا॥

اور بھی چھوٹی چھوٹی کئی باتوں کا اس پستک میں بائیکاٹ ہے۔ لیکن وہ سب باتیں ان تینوں کے انترگت آجاتی ہیں۔ اس لیئے ہم اُنکا الگ ورنن نہیں کرتے॥

تین نئی باتوں کا ودھان

بھگتی پرکاش میں ایک آریہ سماجی کی درشٹی میں اور سوامی ستیانند جی کے آریہ سماجی ہونے سے جہاں تین باتوں کا بائیکاٹ ہے۔ وہاں تین نئی باتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ سب سے پہلی بات رام نام کی مہما اور اس کا جپ ہے۔ کسی وید شاستر میں لکھے ہوئے اوم آدی نام کا جپ نہ لکھ کر سوامی جی جگہ جگہ رام نام کے ہی جپ کا ودھان کرتے ہیں۔ اور اس نام کو دریا سے ملا

ہوا بتلاتے ہیں کسی کتاب سے نہیں۔ اس کا ہم آگے چل کر وستار
پوروک ورنن کریں گے۔ اس کے بھی دو کارن معلوم پڑتے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ
کبیر آدی نے جگہ جگہ اپنی پستکوں میں بہت ہی رام نام کی مہما گائی ہے
سوامی جی بھی سنت مت کو لے کر اسی کا انوکرن کرتے ہیں
دوسری بات یہ ہے۔ کہ رام نام کا جپ بتلانے سے تمام سناتنی
رادھا سوامی وغیرہ سوامی جی کے شش منڈل میں شامل ہو سکتے ہیں
باقی رہے آریہ سماجی۔ سو ان کو اس بات کے دھوکے میں ڈال کر کہ رام نام
ایک یوگک شبد ہے۔ جو سب میں رم رہا ہو۔ اس کو رام کہتے ہیں۔ اس
دھوکے سے آریہ سماجی ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں۔ اس لئے پہلا
ودھان اس رام نام کا جپ آریہ سماج کی درشٹی میں ایک نیا ودھان ہے۔
دوسرا ودھان اس پستک میں نارائن نارائنی شبد کا ہے۔ ویدانتی لوگ
جب آپس میں ملتے ہیں۔ تو وہ نمو نارائنائے کہا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر
ایک آدمی کو نارائن کا روپ یعنی برہم ہی مانتے ہیں۔ اس لیے سب کو نارائن
کہتے ہیں۔ سوامی ستیانند جی نے بھی ان کا جو بھگت یا بھگتانی رام نام کا
جپ کرے۔ اس کے لئے نارائن و نارائنی شبد لکھا ہے۔ اور اپنے
ششوں کو اپدیش دیا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو نارائن نارائنی کہیں۔ یہ دوسرا
نیا ودھان ہے ؞
تیسرا ودھان پریم پنتھ کا ہے۔ ویدک دھرم۔ سناتن دھرم آدی کسی
نام کو نہ لے کر انہوں نے یہ ایک نئی رچنا کی ہے۔ کہ جو اس پستک کو مانیں گے
ان کا مت و پنتھ پریم پنتھ ہوگا۔ اس پریم پنتھ کا ذکر سوامی جی نے اپنی پستک
کے انت میں وستار پوروک کیا ہے۔ جو سوامی جی کے اس نوین پنتھ میں
داخل ہوں گے۔ ان سب کا نام پریم پنتھی ہوگا۔ یہ ایک تیسرا نیا ودھان ہے
جو سوامی جی مہاراج نے ایجاد کیا ہے ؞

رام نام کا جاپ

یوگ درشن میں لکھا ہے۔ کہ اوم کا جپ یعنی اس کے ارتھوں کی بھاونا کرنا سمادھی کا سادھن ہے۔ وید سے لے کر اُپنشد آدی تک جتنے پستک ہیں۔ اُن سب میں اوم کی ہی اُپاسنا کا ودھان ہے۔ کہیں رام نام جاپ کی اُپاسنا نہیں۔ رشی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سمولاس میں رام نام جاپ کا بڑا ہی کھنڈن کیا ہے۔ مثلاً رام سنیہی مت کا کھنڈن کرتے ہوئے رشی لکھتے ہیں :-

"یہ کیول ان کا بھرم ہے۔ کہ رام رام کہنے سے کرم چھوٹ جائیں کیول یہ (رام نام کا جاپ کرنے والے) اپنا و دُوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ یم کا بھے تو بڑا بھاری ہے۔ پرنتو راج سپاہی چور ڈاکو ویاگھر سرپ بچھو آدی کا بھے دبھی کبھی نہیں چھوٹتا۔ چاہے رات دن رام رام کیا کریں۔ کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ جیسے شکر شکر کہنے سے مُنہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ویسے ہی رام رام کرنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اور ایک بار رام رام کرنے سے ان کا رام نہیں سنتا۔ تو جنم بھر کرنے سے بھی نہیں سنیگا۔ اور جو سنتا ہے۔ تو دوسری بار بھی رام رام کہنا دیرتھ ہے۔ ان لوگوں نے اپنے پیٹ بھرنے اور دُوسروں کا بھی جنم نشٹ کرنے کے لئے پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔" رشی نے کچھ دوہے بھی ان کے لکھے ہیں۔ جیسے کہ

پنڈتائی پالے پڑی اور پورب لو پاپ۔ رام رام سمرن بنا رہی گبوری تو آپ

وید پوران پڑھے پڑھ گینا۔ رام بھجے بن رہ گئی دینا

رام بھجت چھوٹت سب کرما ۔ چند اور سور دہی پر کرما
رام کہے تن کو بھے ناہیں ۔ تین لوک ہم کیرتی گائیں

وغیرہ وغیرہ

ان سب کا رشی نے ستیارتھ پرکاش میں گھور کھنڈن کیا ہے ۔ لیکن
سوامی ستیانند جی مہاراج اپنی کتاب بھگتی پرکاش میں رام نام کے بھجن پوجن
کیرتن و مالا لے کر اسی کے جپ کرنے کو مکتی کا سادھن بتلاتے ہیں۔ پاٹھک
ان کے بھی کچھ من لکھت دوہے پڑھ لیں :-

نبر ا رام ہی رام ۔ رام نام بسے من میں ۔ گونجے مستک محو ہردے نابھی تن میں
پرنتا ہار کر پاپ سے درنی دھیان کو روک ۔ دھیان رام کی کرنا بنا روگ و شوک
سنئے ناد سمادھی میں تحصیدتا د سونال ۔ ہووے لیلا رام کی جب ہوائپ چال
رام جپا من لائے کر اہنس آٹھوں یام ۔ اب تو رام بھجے مجھے ہیں پاؤں وشرام
سنگو مرے دیوجی شرناگت آدھار ۔ رام نام کے دان سے کرتے موہے پار
پیکر بوٹی رام کی من مستانہ ہو لئے ۔ رام بھج رام رام کہے سیا نا سو لئے

یہ دوہے ٹھیک رام سنیہی مت سے ملتے جلتے ہیں۔ ادہا انہی بھاؤں
کو لئے ہیں ۔ جن کا کھنڈن رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں
سمولاس میں کیا ہے ۔ مگر سوامی ستیانند جی کی دیدہ دلیری دیکھئے ۔ کہ آریہ سماج
میں ہی رشی دیانند جی کے ستیارتھ پرکاش میں اتنے تیز کھنڈن کی موجودگی میں
گپت روپ میں ایسے پاکھنڈ کا پرچار کر رہے ہیں :-

رام نام پرچار

کئی بھائی کہہ دیا کرتے ہیں ۔ کہ اس میں نقصان ہی کیا ہے ۔ رام اسے کہتے

ہیں جو سب میں رم رہا ہو۔ اور یہ پرماتما کا نام ہے۔ مگر ان کا یہ کھنڈن درست
نہیں۔ اس کے لئے میرے یہ ہیتو ہیں:۔

۱۔ جو طریقہ رام نام کے جپ کا سوامی ستیانند جی نے لکھا ہے۔ وہ
کسی رشی گرنتھ یعنی رشیوں منیوں کی لکھی ہوئی کتاب میں نہیں۔ سوامی
ستیانند جی یا ان کا کوئی بھگت کسی آرش گرنتھ سے رام نام کے جپ کی ودھی
نہیں دکھلا سکتا۔ اس لئے یہ ان کا کپول کلپت یا پاکھنڈ ہے:۔

۲۔ وید سے لے کر براہمن اپنشد درشن آدی پستکوں میں کہیں رام شبد
پرماتما کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ان میں کہیں اس کی اپاسنا کی
آگیا ہے۔ ہم سوامی ستیانند جی و ان کے بھگتوں کو پرزور چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ہمت
ہے۔ تو وید آدی ستیہ شاستروں سے رام نام پرماتما کے لئے استعمال ہوا ہوا
اور اس کی اپاسنا کی آگیا نکال کر دکھلاؤ:۔

۳۔ رشی دیانند جی مہاراج کی پستکیں تمام آریوں کے لئے مانیہ ہیں۔
انہوں نے منشیہ کے جنم سے لے کر مرنے تک کا جو پروگرام ہے۔ جیسی پانچ مہا
یگ، ابھیاس، اپاسنا، استتی وغیرہ لکھا ہوا ہے۔ لیکن کہیں رام نام پرماتما
کے لئے انہوں نے نہیں رکھا۔ اور نہ ہی اس کی اپاسنا یا جپ کی آگیا
دی ہے۔ البتہ ان کا زبردست کھنڈن ضرور کیا ہے۔ اس سے بھی سدھ ہوتا ہے
کہ ایک نیا مت کھڑا کرنے کے لئے یہ رام نام جپ کی سوامی ستیانند جی
نے نئی ایجاد کی ہے:۔

ان تینوں ہیتوؤں سے پاٹھکوں کو یہ نشچے ہو گیا ہوگا۔ کہ سوامی ستیانند جی
کے رام نام یا اس کے جپ سے سب جگہ رمنے والے پرماتما اور اس کی پوجا
مراد نہیں۔ اب میں یہ سدھ کرتا ہوں۔ کہ سوامی ستیانند جی کا رام پرماتما نہیں
بلکہ دسرتھ کا بیٹا رام ہے۔ اس کے ثبوت میں بھگتی پرکاش سے ہی پیش کرتا
ہوں:۔

۱۔ سوامی ستیانندجی نے اپنی اس پُستک میں جگہ جگہ یہ لکھا ہے۔ کہ فلاں بھگت منڈلی میراں و سوُرداس کے بھجنوں کو گاتی ہوئی بھگتی میں سماوِست ہو گئی۔ اور جگہ جگہ میراں و سوُرداس کے بھجن گا کر رام نام کے جپ کا ودھان کیا ہے۔ چونکہ میراں۔ سوُرداس تُلسیداس وغیرہ کے بھجنوں میں جگہ جگہ دسرتھ کے بیٹے رام کا ذکر آتا ہے۔ اِس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سوامی ستیانندجی کا رام وُہی دشرتھ کا پُتر ہے؛

۲۔ سوامی ستیانندجی نے اپنی کتاب بھگتی پرکاش کی بارھویں کتھا میں لکھا ہے۔ کہ ایک براہمن اور براہمنی رام کی بھگتی کیا کرتے تھے۔ ایک دن رام نومی کے دن وُہ براہمن براہمنی تلسی داس وغیرہ کے بھجن گا کر خوب ناچے۔ اور آخر میں براہمنی کتنوں سے بیر ڈلکری میں ڈالکر لوگوں میں بانٹتی ہوئی یہ کہتی تھی۔ کہ ہمارے رام کو یہ اسال اگر سب سے پیارا کوئی بن میں بھوجن تھا۔ تو وہ بیر ہی تھے۔ اِس کتھا سے بھی صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ جس رام کا جپ و بھجن سوامی ستیانندجی نے لکھا ہے۔ یا وہ براہمن اور براہمنی کرتے تھے۔ وُہ وہی رام دشرتھ کے پُتر تھے؛

۳۔ اپنی اس پُستک کے بھگت پرکاش پرکرن میں اہلیا کی کتھا لکھتے ہوئے سوامی جی لکھتے ہیں :-

رام لکھن ہمن جانکر چرن بندن کرو جاؤ۔ کہا دیا کی دیا توجی پکا رام کے پاؤں
سمرن کر بھگوان کو دل کا دُکھڑا رو۔ اہلیا چھم چھم رو پڑی آنچل دیا بھگو
ہی بخ دیا دیو جی اب تم ہوئے دیال۔ درشن دیکر دُکھ ہرا کر دیا مجھے نہال
رنا ہو منت کال ہی جب پاؤں لنشرام۔ اب یہ رُوپ دیکھوں نہیں دیکھو پربھو سریرام
گوتم آئے دوڑ کر آئے جان ہی رام۔ پورن پُرش کے سامنے جو بہت کرتا [illegible]

اس کتھا میں سپشٹ ہی اہلیا کا رام چندر کا سمرن کرنا۔ اور یہ کہنا۔ کہ مہاراج! میں ابھی مر جاؤں۔ تاکہ شری رام کے سوائے کسی دوسرے رُوپ کو نہ دیکھوں۔ اور

رام چندر کو پورن پرش بتلانے آدی باتوں سے ثابت ہے۔ کہ بھگتی پرکاش میں بنایا ہوا رام دشرتھ کا پتر ہے نہ کوئی اور رمنے والا پرماتما ؛

رام کا ارتھ رمنے والا پرماتما کرنے والوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ رام شبد کا ارتھ یہ نہیں ہوتا۔ جو وہ کرتے ہیں۔ بلکہ اس سادھن کا نام رام ہے۔ جس کے ذریعہ رمن یعنی کھیل تماشا کیا جائے۔ اور یہ شخصیہ نام نہیں ہے۔ بلکہ وشیشن واچک نام ہے۔ اگر کوئی آدمی کہے۔ کہ گرامر کی سے یہ نام پرماتما کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس کا بھجن کرنا چاہئے تو میں کہتا ہوں۔ کہ گرامر کی رو سے جھوٹا سچا من گھڑت جیسے آپ رام نام کو پرماتما کا نام بتاتے ہیں۔ ویسے ہی میں جوتا۔ ڈنڈا۔ سونٹا اور اور دوسرے ایسے نام پرماتما کے ثابت کر دوں۔ تو کیا آپ انکا بھجن کریں گے؟ اگر آپ ہاں میں جواب دیں۔ تو میں آپ کو ثابت کر کے بتلا دوں گا۔

سوال تو یہ ہے کہ کیا وید براہمن اپنشد شاستروں تک جتنی بھی پستکیں ہیں۔ ان میں کہیں بھی رام نام کا ایشور کے طور پر ودھان اور اس کے جاپ آ گیا ملتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب سوائے نہ کے اور کچھ نہیں۔ میں دوبارہ بڑے زور سے سوامی ستیانند جی اور ان کی بھگت منڈلی کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ رام پرماتما کا نام ہے۔ وید آدی پستکوں سے نکالکر بتلائیں

مورتی پوجا

جو بھی ودیشی حملہ کرتے رہے ہیں۔ وہ مندروں کو توڑتے رہے ہیں ان ودیشیوں کا مقابلہ نہ کرنے کے جہاں اور بہت سے کارن تھے۔ وہاں مورتی پوجا بھی ایک کارن رہا ہے۔ جب کسی مندر کو توڑنے کے لئے کسی ودیشی یون راجہ نے کوچ کیا۔ تو جھٹ پجاریوں نے مورتیوں کے آگے پرارتھنا

شروع کر دیں۔ کہ مہاراج اس دُشٹ کو مارو۔ ان ملیچھوں سے ہم کو بچاؤ۔
انہی باتوں سے تنگ آکر شواجی مہاراج کے کوی بھوشن کو یہ لکھنا پڑا
تھا :۔

کمبھ کرن اسر اوتاری اورنگ زیب بھئے قتل کینی متھرا دوہائی پھیری رب کی
کھود ڈارے دیوی دیو شہر محلے۔ واں کے لاکھن ترک کینے چھوٹی بات تب کی
بھوشن بھنت بھاگ گیو کاشی پتی وشوناتھ۔ اور کون گنتی میں بھولی گتی بھب کی
چاروں ورن دھرم چھانڈی کلمہ نماز پڑھے۔ شواجی نہ ہوتے تو سنتی ہوتی سب کی

اسی مورتی پوجا کے گڑھے سے آریہ جاتی کو نکالنے کے لئے رشی
دیانند جی نے بڑے ہی زور سے ستیارتھ پرکاش میں مورتی پوجا کا کھنڈن
کیا ہے۔ لیکن سوامی ستیانند جی مہاراج پھر اسی مورتی پوجا کے گڑھے
میں لوگوں کو دھکیلنے کے لئے بھگتی پرکاش میں لکھتے ہیں :۔

تیرا پوجن پوجیہ تم ملے جاپ شبھ بھاؤ۔ سمرن چنتن کیرتن بھگتی دھرم کا چاؤ
دھوپ اگر کستوری بت نیری دھن دھنی ناد۔ سواست سند کروں پوجا پریم مٹے ناد
ارپن کروں سو پشپ سے سنتی پدوں کا پاٹھ۔ پڑھ کر سند سوہا ونے گا کر گیت سو پاٹھ
ہاتھ جوڑے مستک نمے بھومی پر سر سہت۔ نمسکار کر بار بار جھک جھک آلس ہت
بھینٹ دھروں بھگون میں بھو بھگتی بھاؤ سے ایک۔ نمسکار کر دوار پہ دھرتی پر سر ٹیک
آرتی تیری دیو جی کروں پریم کے ساتھ۔ شردھا بھگتی دھوپ دیپ لیکر اپنے ہاتھ

ان دوہوں میں پوجا کا جو ودھان لکھا ہے۔ وہ نرا کار پرماتما کے لئے
تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ یہاں سپشٹ لکھا ہے۔ کہ دھوپ دیپ اگر
سے پرماتما کے پدوں کی پوجا کرنا۔ اچھی سگندھی والے پھول چڑھانا۔ ہاتھ جوڑ
کر ماتھا ٹیکنا۔ اور بار بار نمسکار کرنا۔ اور دھوپ دیپ لے کر بڑے پریم کے ساتھ
آرتی کرنا۔ یہ ساکار مورتی پوجا کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ آخر کے دوہے
میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں شردھا بھگتی کا ہی دھوپ ہے۔ دوسرا

نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پہلے تو دھوپ دیپ وغیرہ کا ذکر بانی
کے پہلے وچنوں میں آچکا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر شردھا بھگتی
کا ہی دھوپ دیپ ہوتا۔ تو اسے ہردے میں دھارن کیا جاتا۔ نہ کہ ہاتھ
میں لے کر اس سے آرتی کی جاتی۔ اس کا صاف ارتھ یہ ہے۔ کہ جس طرح
سناتنی ہاتھ میں دھوپ دیپ لے کر مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ ویسا ہی یہاں
مورتی پوجا کا ودھان ہے ؛

ادویت واد

آج ۵۶ لاکھ بھارت ورش کے سادھو دیش و جاتی کے لئے اپنے آپ
کو ارپن نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کو استری۔ بچے و پریوار کسی دنیا کی چیز کی
چنتا نہیں ہے۔ ہزارہا روپے ان کے پاس ہیں۔ جسم کے بھی خوب ہٹے
کٹے ہیں۔ جہاں اس سوراجیہ کے اندولن میں ہزاروں گرہستی اپنے پریوار
اور محلوں کو چھوڑ کر جیلخانوں میں سڑ رہے ہیں۔ جہاں نازک اندام دیویاں جو
کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ پولیس کے ڈنڈے کھاتی ہیں۔ بجبری
سہتی ہیں۔ اور جیلوں میں دکھ سہن کرتی ہیں۔ وہاں ان سادھوؤں کے دلوں
میں کچھ بھی دیش بھگتی، دھرم بھگتی کی لہر نہیں اٹھتی۔ اس کا کیا کارن
ہے؟ اگر مجھ سے کوئی پوچھے۔ تو میں تو یہی کہونگا۔ کہ سوائے اس کے کہ
ان کے دل میں ایک بات بیٹھی ہوئی ہے۔ کہ سنسار نہ کبھی تھا۔ نہ ہے۔ نہ
ہوگا۔ یہ صرف سپنے کی طرح جھوٹا جنجال ہے۔ ہم برہم ہیں۔ برہم کے لئے
دنیا میں کرنا دھرنا کچھ نہیں ہے۔ یہ ایک متھیا بھاونا ہے جو ان سادھوؤں کو زور
سے جلتی ہوئی دیش بھگتی کی بھٹی میں کودنے سے روکتا ہے۔ اسی ادویت
واد یعنی نوین ویدانت کا مہرشی دیانند جی مہاراج نے اپنی ستیارتھ پرکاش وغیرہ

مَیں ہیں کرنا چھوڑ دیتا ہے - تو اسی کا رُوپ ہو جاتا ہے۔ جیسے مکڑی جالا تان کر اسی میں پھنس جاتی ہے - گیان ہونے پر جالا توڑ کر آزاد ہو جاتی ہے۔ جیسے ریشم کا کیڑا کوش بن کر اسی میں پھنس جاتا ہے۔ جیسے شیر اپنے آپکو بھول کر گیدڑ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جیو آتما اپنی بیوقوفی سے بدھ یعنی بابا جال میں پھنسا ہوا سمجھ رہا ہے - واستو میں برہم سے الگ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ تمام مثالیں و باتیں نوین ویدانتیوں کی ہیں۔

مجھے دکھ ہوتا ہے کہ جس نوین ویدانت کو مٹانے کے لیے مہرشی دیانند واس کے سمقاپت آریہ سماج نے پنے سالوں سے کھنڈن کیا - اسی نوین ویدانت کا بڑے زور سے پھر یادن آج رشی دیانند کی بوتر ویدی پر آکر گلے میں پھولوں کے ہار ڈلوانے والے سوامی ستیانند جی کر رہے ہیں۔

گورودم

جوں جوں بھگتی پرکاش کو پڑھتا ہوں۔ مجھے یہی پرتیت ہوتا ہے کہ یہ پستک سوامی ستیانند جی نے رادھا سوامیوں کی طرح آریہ سماجیوں میں گورودم پھیلانے کے لیے لکھی ہے۔ اور اس کا شوق آریہ سماجیوں سے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال ڈال کر۔ میٹروں میں گھما گھما کر۔ بڑھیا سے بڑھیا پدارتھ کھلا کھلا کر۔ اور پاؤں پر لمبے لمبے ڈنڈوت کر کر کے خود ہی پیدا کر دیا ہے - ورنہ سوامی سرودانند جی مہاراج بھی تو آریہ سنیاسی ہی ہیں۔ جن کے پاس سوائے ایک ڈنڈے - کمبل اور کمنڈل کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا - آج تک آریہ سماجیوں نے سینکڑوں بار کوشش کی - لیکن سوامی سرودانند جی مہاراج نے اپنی تصویر نہیں کھینچنے دی۔ یہ ہے سچا سنیاس اب میں دو دوہے نیچے لکھتا ہوں۔ جن میں سوامی ستیانند جی نے

خود گورو بنکر پاؤں پجوانے کے لیے گورو ڈم کا بھگتی پرکاش میں پرتی پادن کیا ہے۔

آشیرواد گورو کا بڑا ارکھتا ہے پربھاو۔ منشیہ کے من کو سمادھی دے کرتا ویل سو کھاؤ جیسے چمبک سنگ سے لوہا چمبک ہو۔ ایسے سدگورو سنگ سے ملے سمادھی جو سنشے بھرم کو تیاگ کر کرے کہو گورو جو۔ گورو پریمی کو اسی سمے ملی سمادھی سو کہنا مانے ترت ہی ولنے وان ونیت۔ شنکا نہ کرے کتھن میں شردھا دھار پریت آتم مارگ میں بری شنکا اسری جانا۔ بھرم سندیہہ انرتھ کی جننی دشٹ ان شنکا سنشے سے ملے سدھا بھگتی پریت۔ وشواس ہے نہ دھرم میں شش نربے ونیت سر دیوے سودا کرے چڑھے آگیا شول۔ ایسے پریمی شش سے کبھی نہ ہووے بھول ادھیکاری آتم کہا جو مانے سب بین۔ گورو کے کتھن سے سمجھ کرے رہن سہن کہن

دوہا نمبر ایک ودو میں لکھا ہے۔ کہ گورو کا آشیرواد بڑا پربھاو رکھتا ہے۔ منش کے من کو سمادھی دیتا ہے۔ اور سو بھاو کو نرمل کرتا ہے۔ جو کوئی سنشے یعنی شک (بھرم) کو چھوڑ کر جو کچھ گورو کہے۔ اس کو مان لے۔ تو اسی وقت اس کی سمادھی لگ جاتی ہے۔

دھنیہ ہو سوامی جی مہاراج! پورانکوں کی ٹھیٹ سمبرکتی کی طرح آپ نے سمادھی بھی بہت ہی سستی کر دی۔ جس سمادھی وسدھی کے لیے کرشن جی مہاراج نے لکھا ہے۔ کہ انیک جنموں میں جا کر منشیہ کو سچی سمادھی وسدھی ملتی ہے۔ اس کو آپ نے ایک منٹ میں سیدھ کر دکھلایا۔ اگر چھو منتر کی طرح سمادھی مل جاتی۔ تو یم نیم آسن پرانا یام وغیرہ میں رشی مہر شی لوگوں نے اپنی زندگی فضول ہی لگائی۔ افسوس ہے۔ کہ آپ اس وقت نہ ہوئے۔ ورنہ انہیں یم نیم آدی کے پالن کرنے اور یوگ شاستر انوسار سمادھی کے درجہ تک پہنچنے کے لیے اتنی محنت نہ کرنی پڑتی۔ اس سے بڑھ کر اور گورو ڈم کیا ہوتا ہے؟

لگے۔ دوہوں میں شنکا جی شنکت وغیرہ نہ کرنے اور اندھا دھند گورو
کی بات ماننے و شنک وغیرہ کی نندا کرنے کی خوب کوشش کی ہے۔ اور
یہ بتایا ہے۔ کہ سچا شش وہی ہے۔ جو بنا کسی سنیہہ و دلیل کے جو کچھ
گورو کہے۔ اُسے مان لے۔ اگر گورو سر دینے کے لئے کہے۔ تو سر بھی دے
دے۔ ایسے چیلے سے کبھی بھول نہیں ہو سکتی۔

سوامی جی مہاراج! آپ جانتے ہیں۔ کہ اُس سے بھول نہیں ہوتی۔
میں کہتا ہوں۔ آپ کا یہ اُپدیش ہی آپ کو بھول کے گڑھے میں گرانے والا
ہے۔ اگر رشی دیانند کا کوئی سبب سے بڑا منش تھا۔ تو یہ اُس وقت
کے سمپردائک لوگ اندھا دھند میں پڑے ہیں۔ چیلے کے لئے اپنے
چیلوں کو اُپدیش دے رہے تھے۔ گوسائیں گورو سب کا اپنے چیلوں اور
چیلیوں کو اپنے ساتھ گوپیاں بنا کر رکھنا۔ اُن سے وبھچار کرنا۔ ان سب
کے مول میں یہی اُپدیش کام کرتا تھا۔ جو آپ نے آخری دوہے میں شش
کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اُتم وہ شش وہی ہوتا ہے
جو گورو کے سارے وچنوں کو مانتا ہے۔ سارے وچنوں میں برے چیلے سب
بچن آ سکتے ہیں۔ ایسی ایسی گورو دکشنا میں لے کر اور چیلوں چیلیوں کو
اُپدیش کر کے پاکھنڈی گورو دھرم کا پرچار چیلا بنتے رہے ہیں۔ مجھے
سمجھ نہیں آتی کہ آپ جیسے مہاتما کو کیا سوجھی۔ جو ایسے اُلٹے پنتھ
کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔

مجھے تو آپ کے اس پاکھنڈ جال کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا ہے۔ کہ
آپ آریہ سماج میں رہتے ہوئے بھی اندر سے انہی وچاروں کو شروع سے
مانتے رہے ہیں۔ اور کبھی آریہ سماج کے سدھانتوں کو آپ نے اپنایا
ہی نہیں۔ ورنہ یہ کبھی سنبھاونا نہیں ہو سکتی۔ کہ جو شخص آریہ سماج کے
پوتر سدھانتوں کو ایک دفعہ اپنا لے۔ وہ اتنا گر سکے۔ یہ آپ کا گورو اور چیلے

کے وشے میں من گھڑنت سدّانت ہے۔ ورنہ شاستروں کی تو یہ آگیا
ہے۔ کہ ماں باپ گورو کے جو اچھے کام ہیں۔ ان کو مانو۔ دوسروں کو نہیں ٭

میری دکان چھوڑ کر دوسری جگہ مت جاؤ

بھارت ورش میں جتنے مت متانتر ہوئے ہیں۔ یا اس وقت ہیں۔
ان کے پرورتکوں کی یہ پوری کوشش رہی ہے۔ کہ ہمارے چیلے ہماری
دکان کو چھوڑ کر کسی دوسری دکان پر نہ جائیں۔ رشی دیانند جی کا ایسا
مہاپرش ہوا ہے جس نے اپنے گرنتھوں میں یہ گھوشنا کر دی۔ کہ ہر ایک آدمی کو
ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگ کرنے میں سروَدا اودیت رہنا چاہئے
جہاں کہیں بھی ستیہ ملے۔ اسے لے لو۔ لیکن سوامی ستیانند جی
مہاراج اپنی پستک میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہی گورو سے شکھشا لینی
چاہئے۔ اس کو چھوڑ کر ادھر ادھر نہیں بھٹکنا چاہئے۔ دوہے یہ
ہیں:-

جو جن بھٹکے ہر جگہ ٹکے نہ ایک استھان۔ دھوبی کا کتا بنا گھر گھاٹ بن جان
چھوڑا جو کرے چاتری پرتیک چاٹ کر چاٹ۔ گورو جن سے نہ لے سکے کتنی دہام کی بات
ہری نام کو بھلائے کر دربدر گھر اور نہ ٹھکو۔ وبھچارن کا نہ پتی اس میں نہیں سنیکھ

ان دوہوں میں صاف ہی لکھا ہے۔ کہ جو ایک گورو کو چھوڑ کر دوسری
جگہ جائے۔ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہوتا ہے۔ اسے کہیں مکتی نہیں
مل سکتی۔ ونا ایسا ہے۔ جیسے وبھچارنی استری اپنے پتی کو چھوڑ کر دوسری
جگہ جاتی ہے۔ یہ گورو ڈم کا ایک اچھا اپائے ہے۔ کہ ایک گورو کو
چھوڑ کر اپنے چیلوں کو دوسری جگہ نہ جانے دینے کی شکھشا دینا۔ اس سے
گورو ڈم کی نینو خوب مضبوط ہوتی ہے۔ سوامی ستیانند جی مہاراج نے

اپنے چیلوں چیلیوں کو بھی اسی لئے تاکہ وہ کسی اور سنت مہاتما کے پاس نہ چلے جائیں۔ پہلے ہی دودکر متوں کے گورووں کی طرح جگنی پرکاش میں اس بات کو لکھ دیا ہے۔ کہ اگر مجھے چھوڑ کر دوسری جگہ جاؤ گے۔ تو تمہاری مکتی نہیں ہوگی۔ اور تم دھوبی کے کتے کی طرح ہوگے۔ جو گنی پتی کو چھوڑنے سے وبھچارنی استری کی ہوتی ہے۔ وہی مجھے چھوڑنے سے تمہاری ہوگی ؛

پنڈتوں اور ودوانوں کی نندا

پرسنی دیانندجی نے گیارھویں سمولاس میں اس بات کو بڑا کھول کر لکھا ہے۔ کہ اودیا میں ڈوبے ہوئے مت متانتروں کے گورو اپنے چیلوں کو اس بات کا خوب پرچار کرتے رہے ہیں۔ کہ پنڈت اور عالم بڑے دھورت ہوتے ہیں۔ ان کی مکتی کبھی نہیں ہوتی۔ پڑھنا لکھنا سب فضول ہے۔ وِدیا کو یہ لوگ اودیا کہتے ہیں۔ رادھاسوامیوں کے گورو کا بھی ارشاد ہے ؎

ہے اودیا تو پڑھی اودیا ۔ نہیں سنتن کی ذرہ نہ جانی

ان مت وادیوں کو یہ بڑا خیال رہتا ہے کہ یہ ہمارے چیلے اگر سمجھ دار پنڈتوں کے پاس بیٹھے۔ تو ہمارے جال میں نہ پھنسیں گے۔ اور ہمارا اکھاڑا چھوڑ دیں گے ؛

سوامی سنتیانند جی مہاراج کو بھی اس بات کا بڑا ڈر تھا۔ کہ کہیں میرے چیلے دودکر پنڈتوں کے پاس جا کر میرا بھانڈا پھوڑ نہ دیں۔ (جیسا کہ کئی نے یوں لے چھوڑ بھی دیا ہے۔ اور سوامی جی کے ایک چیلے کی کرپا سے ہی مجھے یہ کتاب جگنی پرکاش ملی ہے۔ اور اب اس کا فوٹو

جنتا کے سامنے رکھا جا رہا ہے) اس لئے انہوں نے بھی بھگتی پرکاش میں پنڈتوں اور ودوانوں کی نندا کی ہے۔ اور اپنے چیلوں کو اپدیش دیا ہے کہ وہ ان کے پاس نہ جائیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

نیری مہا دو بوجی لکھی کبھی نہ جائے۔ گیانی پنڈت ولیا بھر بھر غوطہ کھائے
اشیچ ہے نہیں بھیل کو سو بھیے اسپارام۔ وگیانی سونا بھرے آنش انمٹھوں یام
آچارو چار ہیں چتر جن لئے بھیل دُمورکھ۔ پنڈت پاپ کی پوٹلی پا مرن کرے گودھ
نرکھنشر ہووے دھرم میں دھرنی دھارناوان۔ دھر بدسود یا وادھی دہورسنا دھرم کی کھان
بیلارام کی جلنے جو جن ہولے گنوار۔ اوتار آچاریہ مانتا آج انہیں سنسار
دو اکھشر ہیں سار کے رام نام ہری پریم۔ پڑھے سو پنڈت ملنے پریم پنتھ کا نیم
پڑھ پڑھ پنڈت پوتھیاں ہوئے پاگل اُمنت۔ مرگ ترشنا ہیں بھٹکتے نہیں پاوے شبھ سنت
پُستک پاٹھ کا سار ہے لکھنا بیلارام۔ بھگتی آتم گیان جن سبھی گرنتھ نکام

ان دوہوں میں سوامی جی نے خوب ہی پیٹ بھر کر پنڈتوں کو گالیاں نکالی ہیں۔ اور ودیا کی خوب ہی نندا کی ہے۔ جو آدمی ان دوہوں کو دھیان پوروک پڑھیگا۔ اس کو اچھی طرح پتہ لگ جائے گا۔ کہ کیسی رادھا سوامیوں کی طرح سوامی جی سمپوائک بیلا کھیلا رہے ہیں۔

پہلی بات انہیں یہ ہے۔ کہ پنڈت۔ گیانی و عالموں کے لئے پاپی۔ پامر۔ مورکھ۔ دھورت۔ ادھرم کی کھان۔ پاگل۔ انمت وغیرہ خوب ہی اپ شبدوں کا پریوگ کیا ہے۔ ہم سوامی جی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ گیانی۔ پنڈت۔ ودوان نہیں ہیں؟ اگر ہیں۔ تو کیا آپکے کہنے کے مطابق آپ کے لئے ان شبدوں کا پریوگ نہیں ہو سکتا؟ ضرور ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کہیں۔ کہ میں گیانی۔ ودوان وغیرہ نہیں ہوں۔ تو پھر ہمارے کہنے کے مطابق ان شبدوں کا پریوگ ایسے لوگوں کے لئے ہونا چاہئے۔ جو نرا کھشر بھٹاچاریہ ودیا رہت ہیں۔ مورکھ

ودوانوں کو کچھ کہیں۔ پھر بھی مورکھ مورکھ ہیں۔ اور ودوان ودوان ہی ہیں۔

دوسری بات۔ ان میں کتابوں کی اور ودیا کی اننداکے۔ رشی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس میں آپ ایسے مورکھوں کا خوب ہی خاکہ کھینچا ہے۔ جو ودیا اور پنڈتوں کے ورودھی ہیں۔ ان کے متعلق رشی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ودیا کے ورودھی لوگ کہتے ہیں۔ سنتوں کو ودیا پڑھنے سے کیا کام؟ کیونکہ ودیا پڑھنے والے بھی مر جاتے ہیں۔ پھر دنت کٹا کٹ کیوں کرنا۔ سادھوؤں کو چاردھام پھر آنا۔ سنتوں کی سیوا کرنا۔ رام جی کا بھجن کرنا ہی کام ہے۔ جو کسی نے مورکھ اودیا کی مورتی نہ دیکھی ہو۔ تو ڈاکی جی کا درشن کر آوے"۔

ایسے ہی یہاں سوامی ستیا نند جی گنواروں کی بڑائی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ گنواروں کو ساری دنیا اوتار اور آچاریہ مانتی ہے۔ ہم سوامی جی سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا رام۔ کرشن۔ بدھ۔ کمارل بھٹ۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رشی دیانند گوار تھے؟ نرا کھشر بھٹا چاریہ تھے؟ کیا آپ کے کہنے کے مطابق کسی کو پنڈت نہ بننا چاہئے؟ کیوں انرتھ کرتے ہو۔ اور آپنے چیلوں چیلیوں سے پاؤں پجوا لینے اور گورو ڈم پھیلانے کی خاطر مورکھتا اور اودیا کا پرچار کرتے ہو؟ ان سے ہی بھارت کا سروناش ہوا ہے۔

اس وقت بھی دنیا میں جتنے دیش [illegible] ہیں۔ اس کا کارن ودیا پڑھے لکھے پنڈت عالم اور وگیانی ہی ہیں۔ جو ملک کے لئے اپنا پاپ اور مورکھتا پاپی آدمی استھیروں کا پریوگ کرتے ہوئے ذرا سا بھی سنکوچ نہیں کرتے۔

اور آپ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ پنڈت پوتھیاں پڑھ پڑھ کر

پاگل ہو گئے - تو کیا آپ نے پوتھیاں نہیں پڑھیں - اور نہیں پڑھنی - اگر پوتھیوں کے پڑھنے سے انسان پاگل ہوتا ہے - تو اتنا بڑا پوتھا ستیارتھ پرکاش کیوں لکھ مارا ؟ آپ کا یہ لکھنا - کہ ہم

مت ہو لئے جو نام ہی مانتے ہیں - مت پنتھ میں ملیو نکے گرنتھ ہیں انہی پنتھوں کی چیلی جو من مانی لگ ہیں - ان کے لئے تو وہ کتابیں ہیں - لیکن عقلمندوں کے لئے پہیلیاں ہیں - مہاراج ! آپ تو سنیاسی ہیں - اگر ستیارتھ پرکاش پہیلیاں ہیں - تو کیوں بھگتی پرکاش کی سنہری جلدیں بانٹ بانٹ کر لوگوں کو پہیلیوں میں پھنساتے ہیں ؟ اور کیا ہر شخص دیانند و تیرتھ وغیرہ جو عمر بھر کتابیں لکھتے و پڑھتے رہے - وہ ہمیشہ پہیلی تو سمجھا ہی کرتے رہے ؟ سچ کہا ہے - کہ جب کوئی آدمی گورکھ دھندے کے اندر پھنستا ہے - تو اس کی بدھی نکالنے نہیں رہتی ۔

نندک کے پاس مت بیٹھو

ایک کرشمہ مت وادی گوروؤں کی اور بھی ہے - کہ کوئی آدمی کسی کے دوشوں کو نہ بتلائے - بلکہ اپنے آپ کا ہی سدھار کرے - اور نہ دوش بتلانے والوں کے پاس بیٹھے - اپنے چیلوں میں وہ ہمیشہ اسی اصول کا پرچار کرتے رہتے ہیں - تاکہ کبھی مت وادی کا چیلہ کسی سچے آدمی کے پاس جائے اور وہ ایسے اس کے گورو کی خرابیوں یا پاکھنڈ کا پول ظاہر کرے - تو ایسا نہ ہو - کہ بھانڈا پھوٹنے سے چیلہ گورو کو چھوڑ جاوے - اس لئے سچے آدمیوں کا نام نندک رکھ کر ہمیشہ مت وادی گورو اپنے چیلوں کو ان کے پاس نہ جانے کا اپدیش کر کے اندھکار میں رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - آریہ سماج کے وشے میں بھی پورانک لوگوں نے ایسے ہی خیالوں کو لے کر آریہ سماجی نندک ہیں - رشی منی اوتاروں کی نندا کرتے ہیں - ان کے پاس نہیں بیٹھنا

چاہیے۔ اُن کے پاس بیٹھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ خوب اپنے چیلوں میں پرچار کیا۔ سوامی ستیانند جی نے بھی اپنے چیلے چیلیوں کو اپنے دوشوں کو چھپانے کے لیے بھگتی پرکاش میں اس بات کی خوب شکشا دی ہے۔ کہ کبھی نندک یعنی سمالوچنا کرنے والے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا چاہیے۔ مثال کے لیئے چند دوہے یہ ہیں :-

نندا کر نہ مارئے من کی مادھری چال۔ پاپ کی پونجی ملن سے نہ بھریئے دل لال
نندا کرنا انیہ کی دوشوں کو دکھلائے۔ کھول پول پر جنوں کو نیچ ادھم بتلائے
نکتہ چینی رات دن۔ کرنا بہت ورودھ۔ دوش لگانے جنوں کو کر کے اتی اوردھ
یہ کرم کو کرمی کا جس کے من میں کھوٹ۔ من میلے متی موڑھ کا کام ہے نندا چوٹ
نندک جن کو نندئے بیٹھئے نہ ان کے پاس۔ من تن میں ہے وش بھرا ناگ جہاں کھو رکھیں
پر دڑ سری ہری نام سے اونچا بول نہ بول۔ کھول پول نہ انیہ کی اپنی کمائی تول

ان دوہوں میں سوامی فرماتے ہیں۔ کہ دوسروں کے دوش دکھا کر اس کی پول نہیں کھولنی چاہیے۔ اور نہ ہی نکتہ چینی کرنی چاہیے۔ جو دوسرے کی خرابیاں بتاتا ہے۔ وہ مہا مورکھ ہے۔ اس کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے۔ وہ کالا سانپ ہے۔ ہے چیلے چیلی! رام سے ڈر کر اونچے بول مت بولو۔ دوسرے کی پول نہ کھولو۔

بھگتی پرکاش کی جتنی باتیں ہیں۔ وہ سب گورو ڈم اور پاکھنڈ کو خوب ہی مضبوط کرنے والی ہیں۔ ان دوہوں میں سوامی جی نے خوب کوشش کی ہے۔ کہ ان کے چیلے چیلیاں کسی دھورت پاکھنڈی آدمی کی پول نہ کھولیں۔ ایسی ہی کوشش سمپورن مت وادی گورو کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔ رشی دیانند نے اس اصول کو اڑا کر خوب ہی دھورت پاکھنڈی ٹھگوں کی پول اپنی پستکوں میں کھولی ہے۔ اور آریہ سماج بھی پچاس سال سے ایسے دھورت پاکھنڈیوں کے خلاف تحریر اور تقریر سے دامما

جہاد کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ سوامی ستیانند جی کو یہ خطرہ تھا۔ کہ میرے ہی
چیلوں میں سے ایسا نہ ہو۔ کوئی آدمی میری کتابوں کو پڑھ کر میرے پاکھنڈ
کو ظاہر کر دے۔ اس لئے اپنی پستک میں پہلے ہی یہ لکھ دیا۔ کہ پنڈتوں
کے پاس مت بیٹھو۔ وہ بڑے بھاری مورکھ اور کالے سانپ ہیں۔ دوسرے
مت وادیوں کو گالیاں نکالنا یہ ایک مت کی خاص نشانی ہے۔ ہم سوامی جی
سے پوچھتے ہیں۔ کہ کسی کو ایسا کفر کا فتویٰ دینے سے یا اپنے چیلوں کو ان
کے پاس جانے سے روکنا اور بیا۔ مورکھتا اور پاکھنڈ کی خاص نشانی نہیں
ہے؟ انسانیت تو یہ ہے۔ کہ منش سب جگہ جائے۔ سب پستکیں پڑھے
جہاں کہیں سے سچائی ملے۔ اسے گرہن کرے۔ لیکن سوامی جی کے
آگے تو سچائی کا خیال ہی نہیں ہے۔ یہاں تو نرے مت اور گورو ڈم کا خیال
ہے۔

واد وواد کا کھنڈن

مت وادیوں کی یہ خاص نشانی ہے۔ کہ دوسروں سے واد وواد نہ
کرنا۔ خاص کر رادھا سوامی آدمی کی یہ بڑی کوشش رہتی ہے۔ کہ ان کا چیلا
کوئی کسی سے واد وواد نہ کرے۔ کیونکہ واد وواد میں ان کی سب پستکیں عام
جنتا میں آ جاتی ہیں۔ اور ان کے جھوٹوں کا بھی لوگوں کو پتہ لگ جاتا ہے
سبب۔ ان کی کتابوں اور اصولوں پر لوگ نکتہ چینی کرتے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی
خوف رہتا ہے۔ کہ ہمارے چیلے چیلیاں سچائی کی طرف جھک نہ جائیں۔
ایسے مت وادی گورو کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے چیلے چیلیاں واد وواد
نہ کریں۔ سوامی ستیانند جی نے بھی اس بات کو اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے

تاکہ ان کے چیلے بھی واد وواد کر کے نہ بگڑ جائیں - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

بیت نہ ملنے انیہ کو اوگن اپنے جان - ویرتھ بتنڈا واد سے لہے بنا انجان
کرم کو چیارات دن اپنے کئے کی آپ - نکمہ جیبی انیہ کی مالنے کھارا پاپ
رہیئے رس شر راگ کے نام کا بدھر سواد - جگھ جتر سکھ سے ابھی چھوڑ دے ترک وواد

مطلب یہ ہے - کہ کوئی کسی آدمی کے کام - آچرن و کتاب کی کسی پرکار سے آلوچنا نہ کرے - جو ترک و واد وواد کرنے والا ہوتا ہے - وہ بڑا بھاری پاپی ہوتا ہے -

رشی دیانند جی مہاراج وید بھاشیہ و انیہ پستکوں میں شت پتھ براہمن کا حوالہ دے کر یہ لکھتے ہیں - کہ ترک سچا رشی ہے - جہاں کسی بات کا فیصلہ ہو - اور جھگڑا اوپستھت ہو جائے - وہاں ترک کے ذریعے فیصلہ کرنا چاہئے - ترک ہی سچا رشی ہے ؞

منو نے بھی یہی کہا ہے - کہ بید شاستر کا ورودھ نہ کرنے والا ترک سے جو وچارتا ہے - وہی دھرم کو جانتا ہے - دوسرا نہیں - رشی منی ترک کی مہا ورنن کرتے رہے ہیں - لیکن سوامی ستیانند جی مہاراج ترک و واد وواد سے گھبراتے ہیں - ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں - کہ سوامی جی مہاراج ! آپ کیوں گھبراتے ہیں - آپ کو ترک سے خوف کیوں لگتا ہے ؟ ہم کیسے جانیں - کہ آپ کی بھگتی پرکاش پستک سچی ہے - پرماتما نے انسان کو بدھی دی ہے - اگر وہ بدھی سے جھوٹ سچ کا نرنے کرتا ہے - تو آپ اس پر تالا لگانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں ؟ یہ تو جھوٹے مذہبوں کی نشانیاں ہیں - کہ واد وواد و ترک کا مذہب میں دخل نہیں ؞

بھگتی کا پرچار

آریہ سماج میں آج کل دو لہریں زور سے پھیل رہی ہیں ۔ ایک بھگتی کے
دوسری ناستکتا کے نام سے ۔ جو ناستکتا کی لہر پھیلا رہے ہیں ۔
ہیں ۔ ان سدھانتوں کے ناش میں دھرم شاستر ۔ یگیوپویت ۔ چوٹی ۔
سندھیا وغیرہ نہیں ٹھہر سکتے ۔ آریہ سماج کو چاہئے ۔ کہ دنیا کی
سے پہلے ہی ان باتوں کو اپنے آپ چھوڑ دے ۔ ورنہ اُڑتا ہوا انہی
اپنے آپ ان باتوں کو ٹھکرا دیگا ۔ دوسری لہر جو بھگتی کی ہے ۔
سے بالکل برخلاف ہے ۔
ن کے پرچارک کہتے ہیں ۔ آریہ سماج میں بھگتی نہیں ۔ کوئی ہون
سیا وغیرہ کرنے والا کرم کانڈی نہیں ۔ وہ پاٹھی نہیں ۔ اس لئے آریہ
دن گزر رہا ہے ۔ یہ لوگ بھگتی رس میں متوالے ہو گیا تو کہہ ڈالتے
میراں بائی کا بھگتی رس میں مگن ہو کر ناچنا ۔ کرشن گوپیوں کا بھت
کرنا بھگتی رس کی نشانی ہے ۔ اور سوامی ستیانند جی نے بہت
اپنی پستک میں ایسی لکھی ہیں ۔ جن کا مطلب ہی ہے ۔ کہ فلاں
بھگتی رس میں پاگل ہو کر ناچنے لگ گیا ۔
بھگت لوگوں سے میں ایک ہی بات پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ تم نے بھگتی کو
ہے ؟ کیا اپنے دل کی کمزوری سے رونے لگ جانا ۔ پاگلوں کی
اور ناچنے لگ جانا ۔ اسی کا نام بھگتی ہے ۔ کیا سوامی مرولانند
سینکڑوں چیلیاں بنا کر ناچنا اور لیلائیں کرتا ہے ۔ کیا بھگتی کر
پچھلے دنوں میں کلکتہ میں ہیرا لال کے گوبند بھون کا جو بھانڈا پھوٹا

تھا۔ کیا اوتار منت ہو کر عورتوں کے سامنے ننگی ناچنا اچھا تھا۔ کیا اسی کا نام بھگتی
رس ہے؟ خبر ہو شری ... کام تو۔ کیوں آریہ سماج کو اسی پوپ گڑھے میں گرا
رہے ہو۔ جس سے گرے ہوئے ہندوؤں کو سوامی دیانند نے نکالا تھا۔ ستیا
نند جی نے اپنی کتاب میں اس ناچنے والی بھگتی کا ہی ورنن کیا ہے۔
اور لکھا ہے کہ

بھگتی بنا سب جوگ ہے سارا کرم اپت۔ ترک گیان حقو... سبھی کھنڈنی کا الاپ
ویراگ ہے۔ رام کی میراں من ابھی سود۔ پتی مانا بھگوان کو جب بھگتی بال ابودھ
گیت گالے ڈگر ڈگر ان کے ہتے بیچ رم۔ من رما رام رام سے رانا سے نہیں کچھ کام
اب تو ایسے ناتھ ہم موہن سے کرتار۔ ایسا درشن دکھلائیے نین کال ابادھ

ان دوہوں میں سوامی جی میراں کی بھگتی کو دکھاتے ہوئے لکھتے
ہیں۔ کہ میراں کہتی ہے کہ رام اور کرشن ہی میرا پتی ہے۔ رانا سے مجھ
کوئی مطلب نہیں۔ چاہے میراں کیسی ہو۔ اس کے متعلق لکھنے کا
کام نہیں۔ لیکن میں سوامی جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ کون سا ویدک
اصول ہے۔ کہ ایک استری پتی کو چھوڑ کر پرماتما کو یا گورو جی کو ہی اپنا خاوند
مان لے۔ کیا جو دیوداسیاں دیوتاؤں پر چڑھا دی جاتی تھیں۔ اور جو دیوتا یا
ایشور ہی کو اپنا پتی کہتی تھیں۔ ان پر کیا آپ کو عزت نہیں ملتے۔ جو
سر پا منڈ عورتوں کو پتیوں سے چھڑا کر یہ کہتا ہے۔ کہ میں ہی کرشن ہوں
تمہارا پتی ہوں۔ تمہارا اپنے پتیوں سے کوئی کام نہیں۔ رادھا وللبھ مت
کے ماننے والے لوگوں میں بہت سی استریاں ہیں جو میں نے دیکھی ہیں۔ جو
پتیوں کو چھوڑ کر یہ کہتی ہیں۔ کہ کرشن ہی ہمارا پتی ہے۔ اصلی پتیوں سے
ہمارا کوئی کام نہیں ہے۔ کیا پرماتما یا رام۔ کرشن ان کے پتیوں کی گندی خواہش
کو پورا کر دے گا۔ سوامی جی کے گورو منڈ شنڈ ان سے وبھچار کریں

جو اصول آپ نے بھگتی کا اپنی کتاب میں جگہ جگہ لکھا ہے۔ اسی اصول
کی کرپا سے بھارت ورش میں دیویوں کے سمان ہزاروں اتیاچار ہو چکے۔
اور اس وقت بھی ہو رہے ہیں ؛

پریم پنتھ یا برہم پنتھ

جو کوئی اپنے نوین وچاروں کو بھی سنگٹھن میں لانا چاہتا ہے۔ وہ
ان وچاروں کے سموہ کا نام کچھ نہ کچھ رکھتا ہے۔ تاکہ اس میں دیکشت
ہونے والے انویائی اپنے آپ کو دیکشت ہوئے ہوئے کہہ سکیں۔
مثال کے لئے رادھا سوامی اپنے آپ کو رادھا سوامی مت کے
ماننے والے۔ کبیر پنتھی کبیر پنتھ۔ دادو پنتھی دادو پنتھ آدی کے ماننے والے
کہے جاتے ہیں۔ سوامی ستیانند جی نے بھی اپنے من میں وچارا کہ گرو بن
کر چیلوں چیلیوں کو مونڈنے تو لگا ہوں۔ لیکن اس پنتھ کا سمپردائے کچھ نام بھی
رکھنا چاہئے۔ اس وچار کو لے کر انہوں نے اپنے پنتھ کا نام برہم پنتھ یا
پریم پنتھ رکھا ہے۔ اور اپنی پستک میں جگہ جگہ اس کا ذکر کیا ہے۔ اور
پستک کے انتم میں اسی بات کا پریم پنتھ کی سرخی دے کر ایک دوہا بھی
لکھا ہے۔ اس کے متعلق دوہے ملاحظہ ہوں :-

جن کی ہر دم لگی پریم سے پیار۔ ستیہ گت کے دیش میں برہم پنتھ کا نام
بھگتی نیارا دھرم ہے کرم یوگ ہے کام۔ بھجن تو نیارا پریم ہے ہے شبد مہا نام

ان دوہوں میں سوامی جی نے سپشٹ ہی لکھ دیا ہے۔ کہ ہے پیارے!
تمہارا دھرم بھگتی ہے۔ اور تمہارے پنتھ کا نام برہم پنتھ ہے۔ اور جیسے
ست نام کا ہی آدھار ہے۔ یہ پریم پنتھ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم ٹریکٹ

کے شروع میں کچھ روشنی ڈال چکے ہیں۔ اگر زیادہ دیکھنا چاہیں۔ تو بھگتوں کے نزشک حصہ میں دیکھیں۔ اگر پاٹھکوں نے ہمارے اس ٹریکٹ کو اپنایا
ہماری اچھا ہے۔ کہ اس کے دوسرے بھاگ میں نزشک یعنی کتھاؤں کے م
ایک اور ٹریکٹ لکھ کر ان کی اصلیت کا پتہ لگانے کے لئے جس میں
کا خوب کھول کر ورنن کیا گیا ہے۔ پاٹھکوں کی سیوا میں بھینٹ کریں۔
اس ٹریکٹ میں ہم اس کے متعلق اور زیادہ نہ لکھ کر سوامی ستیانند جی مہا
سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا آپ کو ویدک دھرمی آریہ سماجی وید دھ
وغیرہ جو ستیہ رشی دیانند نے آریوں کے لئے نیت کئے ہیں۔ وہ نام
کتاب میں رکھنے میں کشٹ معلوم ہوتا تھا۔ اصلی بات تو یہ ہے۔ کہ آپ
نے ایک نیا مت کھڑا کرنا تھا۔ اور وہ بنا کسی نئے نام کے گھڑنے کے کھ
نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنے پنتھ کا نام بھی پرم پنتھ
رکھا۔

نارائن و نارابنی

ہر ایک مت وادی گورو جہاں اپنے پنتھ کا الگ نام رکھنے کی فکر کرتا ہے
وہاں اس نے یہ بھی کوشش کی ہے۔ جو ہمارے دھرم کو ماننے والے ہیں
انکا نام بھی کوئی دلکش ہونا چاہئے۔ شیو شاکت گرو نکئے گوسائیں وغیرہ
کی کافی مثالیں ہیں۔ سوامی ستیانند جی نے بھی اپنے بھگتوں و بھگتنیوں
ان کی نقلتھہ میں نئے ناموں کی کلپنا کی ہے۔ اور وہ نارائن اور نارابنی ہیں
اس کے متعلق ہم دو دوہے درج کرتے ہیں:۔
نردوں کا آئین گھر پربھو نارائن بھگوان ۔ نلدائن کے جوجن نارائن وے جان

ویدک کال میں سمجھتے نام نارائن لنگ - نارائن سے بھگت جن ہر لئے آتم روگ
بجمان نارائن نام سے جو کرمی کہلائے جیپ بھاگوت نام سے وہی کہلائے آئے

ان دوہوں میں سوامی جی اپنے بھگتوں کا نام نارائن و بھاگوت بتلاتے ہیں - میں سوامی جی سے پوچھتا ہوں - کہ منوسمرتی میں نارائن نام پرماتما کا بتلایا ہے - کیا آپ کسی وید آدی شاستر کا حوالہ دے کر یہ بتانے کی کرپا کریں گے - کہ ایشور کی بھگتی کرنے والے استری پرشوں کا نام نارائن و نارائنی ہوتا ہے - سوامی جی مہاراج! یہ تو آپ کی صاف ہی نئی کلپنا ہے - کیوں آپ ایسی کلپنائیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ؟

کچھ کتھاؤں کے نمونے

بھگتی پرکاش کے دوسرے منتر کے حصے میں سوامی جی نے بہت اسنبھو اور اسنگت اور پرانوں کی طرح کیول کلپت کتھائیں لکھی ہیں - ان میں یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے - کہ گایتری جپ سے و رام نام کے جپ سے ہم دشمنوں کو مار سکتے ہیں - بیماریوں کو دور بھگا سکتے ہیں - سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کی دوائی رام نام سب سے بڑھیا ہے - صرف رام نام کے جپ سے و نام جپنے سے ہی سمادھی ہو سکتی ہے - یوگ ابھیاس وغیرہ سب باتیں جھوٹی و متھیا ہیں - ان سے کچھ نہیں ہو سکتا - رام نام ہی سمادھی کا دینے والا ہے - لیجئے کچھ کتھاؤں کے نمونے بھی دیکھ لیں -

کتھا بھاگ کی آٹھویں کتھا میں لکھا ہے - کہ ایک مائی سندھو کے کنارے بیٹھی گایتری کا جپ کر رہی تھی - اتنے میں ایک دم سندھو ندی چڑھ گئی - اور گزوں پانی چڑھ آیا - پانی اتنے زور کا تھا - کہ ایک پرکار سے

بھونچال سا آگیا۔ اس مائی کے چاروں طرف کی زمین بہہ گئی۔ صرف ایک گز زمین بچ گئی۔ جس پر وہ مائی بیٹھی تھی۔ چار گھنٹے تک وہ جپ کرتی رہی۔ لوگ حیران تھے۔ کہ اس بڑھیا کی جان نہیں جاتی۔ جب وہ مائی جپ کر کے اُٹھی۔ تو دھڑام سے زمین پانی میں بہہ گئی۔ اور مائی نے پیچھے پھر کر دیکھا بھی نہیں۔ یہ جپ کا پرتاپ ہے۔ کیا یہ سراسر پورانک کتھا نہیں ہے؟

ہم سوامی جی یا اُن کے چیلوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر گائتری کے جپ میں یہ شکتی ہے۔ کہ پانی وغیرہ بے جان چیزیں بھی اثر نہیں کرتیں۔ تو جب گنگا میں طغیانی آئی تھی۔ اور سینکڑوں سادھوؤں کو بہا کر لے گئی تھی۔ اور وہ گورُوکل جس میں روز گائتری کا جپ اور وید منتروں کا پاٹھ ہوتا تھا۔ اس کے مکانوں کو بہا کر لے گئی تھی۔ تب گائتری کا جپ کہاں گیا تھا۔ گائتری کا جپ کرنا تو بہت بڑھیا بند ہے۔ جہاں گورنمنٹ لاکھوں روپے بند باندھنے میں خرچ کرتی ہے۔ وہاں کیوں نہ آئندہ آپ کو اور آپ کے نارائنوں اور نارائنیوں کو سیلاب کے آگے بٹھلا دیا کرے۔ اب بھی سندھ میں سینکڑوں گاؤں تباہ ہو گئے۔ کیوں نہ آپ اپنے چیلے چیلیوں کو لے کر وہاں پہنچے؟

۲۔ بارھویں کتھا میں لکھا ہے۔ ایک انگریز پیٹ کے درد کا مارا بڑا تڑپ رہا تھا۔ ایک رام نام کا جپنے والا براہمن آیا۔ اور اس نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔ جھٹ درد کو آرام ہو گیا۔ اس انگریز نے کہا۔ کہ کیا تم کوئی جادو جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ مہاراج! میں کوئی جادو نہیں جانتا۔ صرف میں رام نام کا جاپ کرتا ہوں۔ اسی کی کرپا سے میں نے سینکڑوں روگیوں کو آرام کر دیا ہے +

کیا بڑھیا سلیمانی چورن ہے - ڈاکٹروں و ویدوں کو چاہیے - کہ لمبی لمبی چوڑیوں کی شیشیاں پھینک کر سوامی جی سے رام نام کے جاپ کی دیکھشا لے لیں - اور جب کوئی بیمار آ جائے - اس کے پیٹ پر ہاتھ لگا دیا کریں ؛

۳ - اٹھارھویں کتھا میں لکھا ہے - کہ ایک راجہ کے ملک پر اس کے دشمن نے چڑھائی کر دی - اس کا بہت سا ملک تباہ ہو گیا - اور پلٹن بھی ماری گئی - اس کے گاؤں میں ایک رام نام جپنے والا براہمن رہتا تھا - وہ راجہ کے پاس گیا - اور کہنے لگا -

" مہاراج ! آپ چنتا نہ کریں - کل شام سے پہلے پہلے آپ کے دشمن کی ساری پلٹن ماری جائے گی "

راجہ نے کہا - مہاراج ! ابھی تک تو ہماری پلٹن ہارتی ہی چلی جاتی ہے " اس نے دھیرج دیا - کہ اب ایسا نہ ہوگا - ویسا ہی ہوا - پلیگ کا روگ پھیلا - اور اس کے دشمن کی ساری فوج شام سے پہلے پہلے مر گئی - راجہ نے حیران ہو کر کہا - کہ مہاراج ! آپ نے دشمن کو کیسے مار دیا ؟ اس نے کہا - راجن !

رچا رام کا ہوتا ہے - کاٹتا ہے ویسا جیسا بیج بوتا ہے

یہی اندھ وشواس تھے - جنہوں نے آریہ ورت کا بیڑا غرق کیا - آریہ ورت میں سب سے زیادہ رام کا جپ ہوتا رہا ہے - اور اب بھی ہے - لیکن وہی آج دوسروں کی ٹھوکریں کھاتا اور غلام بنا ہوا ہے - رام نام کیا ہوا - یہ کوئی بڑی بھاری مشین گن ہوئی - سوامی جی مہاراج کو چاہیے - کہ گاندھی جی وغیرہ تمام لیڈروں سے کہیں - کہ تمہیں ستیا گرہ کرنے پکٹنگ

لگانے اور جھیلوں میں سڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ بس اور میرے چیلے رام نام کے جاپ سے تمہیں سوراجیہ لے دیتے ہیں۔ انہی اندھ وشواسوں کی وجہ سے محمود غزنوی وغیرہ حملہ آور مٹھی بھر پلٹن کو لے کر کروڑوں ہندوستانیوں کو کچلتے۔ مندروں کو لوٹتے۔ اور ان کے پوجاریوں و ہندوؤں کو غلام وغیرہ بنا کر صحیح سلامت اپنے ملکوں کو پہنچ جاتے تھے ؛

یوگ ابھیاس کی نِندیا

سمرن کی دوین کتھا میں لکھا ہے۔ کہ دو نوجوان سنیاسی ایک بوڑھے سنیاسی کے پاس گئے۔ وہ ستار لے کر ناچ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ ناچنے لگے۔ پانچ منٹ میں ان کی سمادھی لگ گئی۔ سمادھی کھلنے پر ان سنیاسیوں نے کہا۔ ہم نے فضول ہی دھیان دھارنا میں اپنے پانچ چھ سال کھو دئے۔ اصلی سمادھی کا طریقہ تو یہی ہے۔

انیسویں کتھا ایک جگہ ایک سادھو ایک تنبورہ لے کر بیٹھا تھا۔ اس کے پاس سوامی شنکر آچاریہ جی اپنے چیلوں کو لے کر آئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ سادھو جی! کچھ ویدانت شاستر کا ابھیاس کیا کرو۔

اس نے کہا۔ ٹھہرو۔ مہاراج! آپ کو بتلاتا ہوں۔ وہ تنبورہ لے کر ناچنے لگا۔ سوامی شنکر آچاریہ بھی مع اپنے چیلوں کے اس کے ساتھ ناچنے لگے۔ اور ان سب کی سمادھی لگ گئی۔ سمادھی کھلنے پر کہنے لگے۔ یہی سچی

ناریاٹنی راس لیلا ہے۔ یہی رام لیلا ہے۔ آریہ لوگ ہمیشہ اس راس لیلا کو کرنے آ لیئے ہیں ٭

اسی طرح سے ایک سادھو کی ایک اور کتھا لکھی ہے۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ ایک سادھو کسی دوسرے سادھو کے پاس گیا۔ اور وہاں اس کے پاس خوب ناچا۔ اور دونو کی سمادھی لگ گئی۔ جب سمادھی کھلی۔ تو سادھو کہنے لگا۔ کہ اے ! بارہ سال تک دھیان دھارنا کی چکّی میں فضول پستا رہا۔ اصلی یوگ تو یہی ناچنا اور نام سمرن ہے۔

کہاں تک لکھیں۔ کتنی ہی اس قسم کی اوٹ پٹانگ کہانیاں بھری پڑی ہیں مجھے حیرانی تو یہ ہوتی ہے۔ کہ ایسا آریہ سماج کی شکشا پر کٹھار انگھات چلانے والا۔ اور گپت گپت اس اوٹ پٹانگ پاکھنڈ کو پھیلانے والا منشیہ آریہ سماج میں کیسے گو او لیڈر بنا ہوا ہے۔ اور وہ کس برتے پر آریہ سماجوں میں کتھائیں کرتا۔ اور زبان اُڑا رہا ہے۔

شری سوامی جی مہاراج ! اگر مہرشی پاتنجل اور مہرشی دیانند مہاراج کا بتایا ہوا دھیان دھارنا اور سمادھی کا یوگ جھوٹا ہے۔ اور آپ کی یہ ناریاٹنی راس لیلا یعنی ناچنا گانا۔ چھپے چھپے چیلے چیلیاں بنانا وغیرہ بھگتی مارگ اچھا ہے۔ تو آپ اس کا کھلم کھلا پرچار کیوں نہیں کرتے ؟ اور ہاتھ میں تنبورہ لے کر پاؤں میں گھنگھرو باندھ کر سٹیج پر آ کر خود ناچتے۔ اور چیلے چیلیوں کو نچواتے کیوں نہیں ؟ اس سال آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسے پر آپ کو چیلے چیلیوں کے ساتھ یہ ناچ ضرور کرنا چاہیے۔ اگر آپ کا اور آپ کے چیلے چیلیوں کا ناچ دیکھ کر سارے جلسہ میں شامل ہونے والے آریہ سماجی ناچنے لگ گئے اور ان کی سمادھی لگ گئی۔ تو ہم بھی آپ کی بات مان لیں گے ٭

کھلا چیلنج

بہت تھوڑا سا سنکشیپ سے سوامی ستیانند جی مہاراج کی بھگتی پرکاش و پریم پنتھ کے متعلق لکھا ہے ۔ میں سوامی جی مہاراج کو چیتاونی دیتا ہوں ۔ کہ آپ اب بھی سنبھل جائیں ۔ ایک طرف تو آپ اب تک آریہ سماج میں اپنے آپ کو ویسا ہی ایک دھرم کا شردھالو ظاہر کر رہے ہیں ۔ آریہ سماج کی ویدی پر بدستور لیکچر دیتے اور کتھائیں کر رہے ہیں ۔ اور رشی دیانند کے پرتی ویسے ہی بھگتی اور شردھا کے بھاو ظاہر کرتے ہیں ۔ اور دوسری طرف اندر سے گپت روپ میں اس پاکھنڈ کا پرچار کر کے آریہ سماج اور سوامی دیانند کے ساتھ وشواس گھات کر رہے ہیں ۔ پس اس سال آریہ سماج لاہور کے جلسہ میں اگر آپ نے پاکھنڈ پرچار کے متعلق اعلان کر دیں ۔ کہ جو کچھ میں نے دو سال میں کیا ہے ۔ اور بھگتی پرکاش میں لکھا ہے ۔ وہ بالکل غلط ہے ۔ اور میں آریہ سماج کے سدھانتوں کو ویسے ہی مانتا ہوں ۔ جیسے ایک آریہ سماجی کو ماننا چاہئے ۔ اور جلسہ کے منڈال میں ہی اپنے پاکھنڈ پستک پران یا بھگتی پرکاش کی ساری جلدوں کو اگنی کی بھینٹ کر دیں ۔ تو ہمارا آپ سے کوئی جھگڑا نہیں ۔ لیکن اگر آپ ایسا نہ کریں ۔ تو میرا آپ کو کھلا چیلنج ہے ۔ کہ آپ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر ہی بھگتی پرکاش اور اپنے پریم پنتھ کے متعلق مجھ سے شاسترارتھ کریں ۔ دو باتوں میں سے ایک بات اب آپ کو ضرور کرنی ہوگی ۔ یا تو اس پاکھنڈ کو چھوڑ دیں ۔ یا کھلم کھلا سامنے آ کر شاستراتھ کریں ۔

آریہ بھائیوں سے نویدن

کچھ شبد انت میں میں اپنے آریہ بھائیوں سے کہہ دینا چاہتا ہوں۔

آریہ بھائیو! اس چھوٹی سی پستک میں سوامی ستیانند جی کی کتاب بھگتی پرکاش دیرگھ بندھ کے پاکھنڈ کے متعلق آپ کو کافی پتہ چل گیا ہوگا۔ اور آپ کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ آپ کی لاپرواہی سے آریہ سماج میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ اور کس طرح آریہ سماج کے اندر رہ کر اس کے مانیہ سنیاسی کہلا کر۔ سوامی ستیانند جی جیسے مہانو بھاو گپت روپ میں کیسے کیسے آریہ سماج اور رشی دیانند کے منتویہ کے ورودھ گورودم اور پاکھنڈ کا پرچار ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ آریہ سماج اور اس کے سدھانتوں کے ورودھ اپنے گپت پرچار سے وہ خطرناک کام کر رہے ہیں۔ جو ورودھی نہیں کر سکتے۔ میں اس وشے پر اب کچھ ویشیش لکھنا نہیں چاہتا۔ اس پستک میں میں نے جو کچھ لکھنا تھا۔ لکھ دیا ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اس پاکھنڈ کو روکیں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ آریہ سماج میں وہی پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لہرانے والے رشی دیانند کی سپرٹ کام کرتی ہے۔ اور آریہ سماج ہرگز ایسے پاکھنڈوں کو گوارا نہیں کر سکتا۔ پرماتما کریں۔ ایسا ہی ہو۔

(اوم شم)
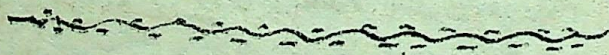
آریہ سماج اور رام نام سمپردائے

وقت ہے ساودھان ہو جاؤ

(لیکھک شری سوامی ودیانندجی تیرتھ)

سوامی ستیانندجی کی بھگتی پرکاش کے متعلق میری جتنے بھی سجّنوں سے بات چیت ہوئی۔ سب نے اس کا گھور ورودھ کیا۔ سب سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہندی آرگن میں اس کا بھانڈا پھوڑنے والے اس سبھا کے اپدیشک ودیالیہ کے ادھیکش ادھیاپک سوامی ویدانندجی تھے۔ انکا یہ سمبھ پاٹھکوں کی خاطر پرکاشت کیا جاتا ہے۔ بلا متر پارٹی بازی کے اور سب سدھانت پریمی اپدیشک و ودوان بھی اس کے گھور ورودھی ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ گپت پاکھنڈ جلد بند ہو۔ (بدھ و یو میر پوری)

ویدک دھرم میں جب کبھی ہراس آیا ہے۔ اس کے پرچارکوں اور ودیانوں کے دوارا آیا ہے۔ مہابھارت یدھ کے پشچات ہم دھرم پرچارکوں [illegible] ودیا وہینتا۔ پنو نیونتا تتھا سوارتھ پرتا کے کارن دھرم میں نانا وکاروں کی اتپتی ور بردھی ہی دیکھتے ہیں۔ کئی بار ان کو دور کرکے دھرم کو اس کے شدھ روپ میں ستھاپت کرنے کا یتن کیا گیا۔ لیکن ابھاگیہ سے کوئی نہ کوئی وکار کا [illegible]رن پیدا ہوتا ہی جاتا رہا۔ شنکر جیسے نپتوی اد یوگی کے شش کیسی کارن [illegible]لسی اور برمادی ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو سمپردائے شیو آدی متوں کے کھنڈن کے لئے پرورت ہوا تھا۔ وہ خود شیو بنکر بیٹھ گیا۔ اہنساواد کے پرم پرچارک [illegible]ہاتما بدھ کے شش آج کتنے پتت ہو چکے ہیں۔ دیکھ کر نشچے حیران سا رہ جاتا [illegible]ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ جب کبھی ان متوں میں وکار کا ہیتو اوپستھت

ہُوا۔ ان متوں کے نیتاؤں یا لیڈروں نے اپیکھشا کی۔ جس کا پریام سب کے سامنے ہے ؎

اس سمیہ آریہ سماج کے سامنے ویسی استھتی اوپسھت ہے۔ آریہ سماج کے نیتاؤں کو یہ گیان ہی نہیں۔ بلکہ جان بوجھ کر وہ اس کے سہائک ہو رہے ہیں۔ ایک ورش بھر ہوا سوامی جی لتے یہ لیکھ جس وقت لکھا تھا۔ اس وقت بھگتی پرکاش کو چھپے ایک سال ہی ہوا تھا۔ لاہور سے ایک پستک پرکاشت ہوئی ہے۔ جس کا نام ہے "بھگتی پرکاش"۔ اس کے لیکھک ہیں شری مان سوامی سنیاسنند جی مہاراج۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس پستک کے لیکھک آریہ سماج کے پرسدھ کتھاواچک سوتام دھنیہ پوجیہ سوامی سنیاسنند جی مہاراج ہیں۔ اور اس کے لئے دھن خرچ کیا ہے۔ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری شری یت پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا والے نے۔

ہم آشچریہ سے چکت رہ گئے کہ دیانند کے انویائی کس پرکار آریہ سماج سے وشواس گھات کرنے لگے ہیں۔ رشی دیانند ستیارتھ پرکاش بارھویں ایڈیشن کے صفحہ ۳۸۰ پر لکھتے ہیں ؎

"مفوڑے دن ہو لئے۔" رام سنیہی "مت شاہ پورا میں چلا۔ انہوں نے سب وید وکت دھرم چھوڑ کر رام نام پکارنا اچھا مانا ہے۔ اس میں گیان دھیان کتی ملتے ہیں"

لیکن بھگتی پرکاش کے سوامی جی لکھتے ہیں۔

رام نام کا جاپ جو اجاجاپ شفبھ نام۔ ۳۱ (صفحہ ۸)
ستگور میرے دیو جی منترا گت آدھار
رام نام کے ڈان سے کر دیو موہے بھو پار

اس پرکار سمت گرنتھ رام جپ کا ودھان ہے۔ رام جپ کی مہما دکھلانے کے
لئے تُلسی جی نے کیرتن گرنتھوں کو گھڑا گیا ہے۔ سوامی جی کے مت میں یوگ۔ تپ
سب رام نام جپ کے سامنے نفُول ہیں۔ گرنتھ پرکاش پرکرن میں یگ کے سمبندھ
میں بھی کتھا میں سوامی جی لکھتے ہیں :-
"نرناریوں نے گنگا جل میں پرویش کر کے برن کیا۔ کہ ہم سدا تری کال متی جاپ کرینگے۔
اور رام نام تھا رام کے کام کو ارادھیں گے" :-
اس میں کتنی سرل ریتی سے گنگا کا مہاتم اور رام نام کے آرادھن کی مہما کا
پرتی پادن کیا گیا ہے۔ سائین آدی بھاشیہ کار۔ اپنشدوں کے ٹیکا کار اور انیہ آچاریہ
وید آدی شاستروں کے ساتھ اس مت میں سہمت ہیں۔ کہ پرمیشور کا نج نام اوم ہے۔
مہاراج دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش میں ایسا لکھا ہے۔ لیکن بھگتی پرکاش
کے سوامی جی لکھتے ہیں :-
"اپ نگر گم نام ہیں جو آدیسے کرے نال - اونکار نرنکار کا رام نام اکال"
سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش کے پہلے سمولاس میں پرمیشور کے ایکسو کے
قریب ناموں کی ویاکھیا کی ہے۔ انہیں بھی یہ نہ سوجھا۔ کہ رام اور اوم ایک ہی
معنے رکھتے ہیں
اگر آپ بھگتی پرکاش کے سوامی جی سے پوچھیں۔ کہ مہاراج رام کس پرکار اونکار کا
نام ہے۔ تو سوامی جی مہاراج کہتے ہیں۔ جیسے گرو سے پایا ہے اونکار ہے رام (صفحہ ۲۸)
اور تقاضہ کوئی وید شاستر میں پرمان نہیں۔ بلکہ گورو جی ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟
تو بھی ہم کتھوڑا دیتے ہیں۔ سوامی جی مہاراج لوگوں کو سمجھا دیتے ہیں۔ انہیں
رام نام کے جپ کی ودھی بتلاتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک لفظ کہ بھگتی پرکاش
کی اور ایک مالا بھی پردان کرتے ہیں۔ اس سے انیکوں ویدک دھرمیوں کو اس

رام نام سمبردائے میں کھنڈن کیا جا چکا ہے۔ پستک کے اُوپر (راوپ) کا بھی ودھان کیا جاتا ہے۔

سوامی جی مہاراج نے یوگ کا بھی کھنڈن کیا ہے۔

نام بھجن بنا یوگ جو وہ نرا ہے روگ۔ کھٹ کھٹ پر نار کھٹے سمجھ یوکرم کا بھوگ (صفحہ ۲۶)

وید شاستر رشی منی تو یوگ کا نروپن کرتے ہیں۔ لیکن آپ کی رائے میں یوگ روگ ہے۔ کیونکہ اس میں رام نام کے جپ کے لیے استھان نہیں ہے۔

اس پستک میں ویداں آدی بھگتوں کی کتھا کہی گئی ہے۔ جن کا ستیارتھ پرکاش میں کھنڈن ہوا ہے۔ اس پرکار پنجاب پرتی ندھی سبھا کے مہوپدیشک سے شری سوامی ستیانند جی مہاراج رشی دیانند کا گپت روپ میں کھنڈن کیا جا رہا ہے۔

ایک بھینکر بات اور ہے۔ کہ یہ پستک ہر ایک کو نہیں مل سکتی۔ رادھا سوامی مت کی پستکوں کی طرح یہ خاص بھگتوں کو ہی مل سکتی ہے۔ کئی لوگ شک کر سکتے ہیں۔ کہ شاید اس میں گوپ شاستر کی باتیں ہوں۔

اس پستک میں بے شمار بے سر و پا بھرم پیدا کرنے والی اور باکھنڈ کی باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان کی سماوچنا پھر کبھی کی جائے گی۔ پستک ساہتیہ کی درشٹی سے بالکل نکمی ہے۔ اس کے پدبھاگ یعنی نظم کے حصہ میں تو کوتا کے کسی نیم کو بھی ملحوظ نہ رکھ کر من مانی تک بندی کی گئی معلوم ہوتی ہے اس لیے اس کی آلوچنا کرنے کی آوشیکتا ہے۔

اپنا کرتویہ سمجھ کر آریوں کو ہم نے ساودھان کر دیا ہے۔

(رشی بودھ منبر ہندی آگرہ - مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۳۰ء)

خریدو۔ پڑھو اور پرچار کرو

اگر آپ آریہ سدھانتوں کی فضیلت اور دیگر مت متانتر کے پول سے خود واقف ہونا اور دوسرے بھائیوں کو کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل پستکوں کو منگوا کر خود پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھائیں :-

ہندی پستکیں } درشٹانت ساگر پنجم سنگرہ ۸/ ۔ ویدک دھرم ۱۲/ آریہ تیجی واد ۱۰/ بھگتی رہسیہ ۷/ رشی جیون کتھا ۱۴/ دیانند اور شنکر مت ۱۲/ مریتو اور پرلوک ۴/ یوگ پرمان ۶/ ویدک سندھیا ۳/ سار دھرم چنگ ۵/ شیو لنگ پوجا ۱/ برہمچاریہ ۱۰/ پوراتک رام مارگ ۳/ بھوشیہ پوران کی آلوچنا ۱۰/ بھجن پشپانجلی ۱۰/ سنکیرتن بھجناولی ۳/

اردو کتب } ویدک سدھانتوں کی ویاپکتا ۸/ ابہی الآیہ ۸/ مرزائی دام فریب ۸/ یجروید کے پہلے ادھیائے کا ترجمہ ۸/ بابا نانک اور دین اسلام ۴/ ننکانہ تک دیانند ۱۰/ خلاصہ تعلیم القرآن ۴/ رشی جیون کتھا ۱۰/ شرک و بدعت اسلام ۲/ ازالۃ الہام یعنی تحقیقات الہام ۳/ اسلام کس طرح پھیلا؟ ۴/ اصلی دیانند دگ وجے ادلی ۶/ پوپ لیلا کھنڈن ۲/ پوران سمیکشا اور بیدہ کی بھینٹ اور شیو راتری کا چوہا اور حضرت اربان کا کچا چٹھا ۱/ مورتی پوجا کھنڈن ۴/ اسلام میں جلوہ وید ۲/ اکھانند کی شرارت ۲/ آغا خانی دام فریب ۲/ عیسائیت میں جلوہ وید ۲/

ملنے کا پتہ :- **منیجر آریہ ویر پستکالیہ لاہور**